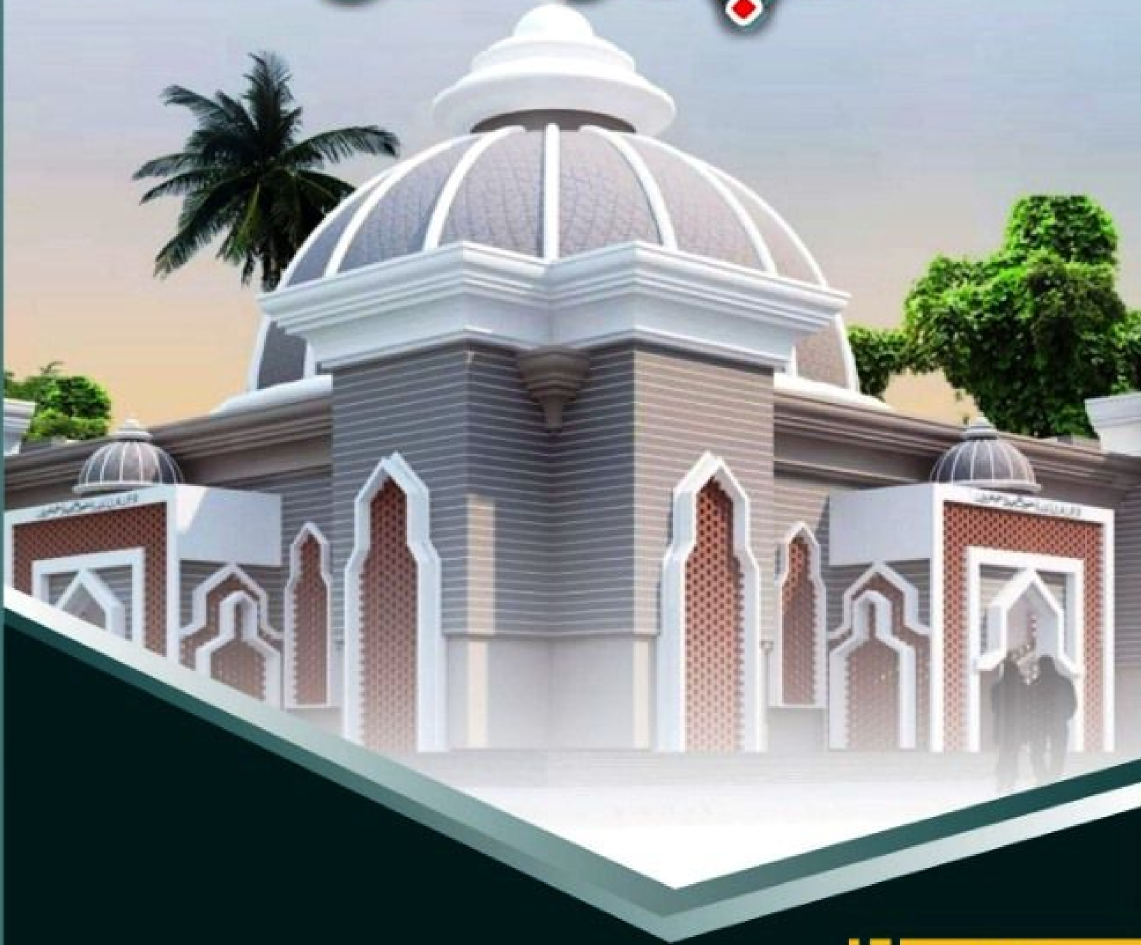
قاضی القضاۃ نیپال، مفتی اعظم نیپال، مصلح قوم وملت حضور شیر نیپال مفتی جیش محمد صدیقی برکاتی علیہ الرحمہ کی
اصلاحی خدمات کے مختلف گوشوں سے دو گوشوں پر مشتمل خوبصورت رسالہ

حضور شیر نیپال کی اصلاحی خدمات



مصنف

ابو العطر محمد عبد السلام امجدی برکاتی

ابن حضرت مولانا محمد ضمیر الدین قادری (تاراپٹی، دھنوشا، نیپال)

جنرل سکریٹری مسلم بورڈ نیپال (قطر یونٹ)

حضور شیر نیپال کی اصلاحی خدمات

حضور شیر نیپال کی اصلاحی خدمات

مصنف
ابوالعطر محمد عبد السلام امجدی برکاتی
تاراپٹی، دھنوشا (نیپال)
جنرل سکریٹری مسلم بورڈ نیپال (قطریونٹ)

ناشر
البرکات اکیڈمی خانقاہ برکات لہنہ شریف، ضلع دھنوشہ، جنکپور (نیپال)

نام کتاب: حضور شیر نیپال کی اصلاحی خدمات

مؤلف: ابو العطر محمد عبد السلام امجدی برکاتی

(تاراپٹی، دھنوشا، نیپال)

نظر ثانی: ابو العطر محمد عبد السلام امجدی برکاتی

(تاراپٹی، دھنوشا، نیپال)

سنہ تالیف: 2023ء

سنہ اشاعت: جنوری 2024ء (برقی)

سیٹنگ: مفتی محمد کلام الدین نعمانی امجدی مصباحی (دوحہ قطر)

ناشر: البرکات اکیڈمی خانقاہ برکات لہنہ شریف، ضلع دھنوشہ، جنکپور (نیپال)

{ملنے کے پتے}

خانقاہ برکات لہنہ شریف (نیپال)

www.barkatussunnah.com

فہرست مشمولات

نوٹ:

حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کی تصانیف و تالیفات اور آپ کی حیات و خدمات کے مختلف گوشوں پر کتابوں اور مضامین و مقالات کا مطالعہ کرنے کے لئے درج ذیل ویب سائٹ پر ضرور تشریف لائیں۔

www.barkatussunnah.com

اور بھی دیگر دینی کتابوں اور مضامین کا مطالعہ کرنے کے لئے مذکورہ بالا ویب سائٹ وزٹ کر سکتے ہیں۔

نذرانہ عقیدت بہ بارگاہ جیش ملت

حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کی حیات و خدمات کے جس ایک پہلو پر آپ کے فتاویٰ کی روشنی میں فدائے مرشد یہ ناچیز ابوالعطر محمد عبدالسلام امجدی برکاتی عفی عنہ نے قلم اٹھایا ہے ،اس میں فقیر کہاں تک کامیاب ہے یہ فیصلہ تو قارئین منصف مزاج ہی سنائیں گے مگر یہ کاوش بطور نذرانہ حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ مولیٰ تعالیٰ اس خدمت کا ثواب میرے مرشد گرامی ،مشفق استاذ، مفتی اعظم نیپال، وقار مملکت، ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، داعی کتاب و سنت حضور شیر نیپال مفتی جیش محمد صدیقی برکاتی علیہ الرحمہ کی روح پرفتوح کو عطا فرمائے اور آپ کے درجات کو خوب بلند فرمائے ۔اور آپ کے صدقے میری تمام مشکلوں کو دور فرمائے ۔آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گدائے مرشد

ابوالعطر محمد عبدالسلام امجدی برکاتی عفی عنہ

تاراپٹی، دھنوشا (نیپال)

حال مقیم: دوحہ قطر

انتساب

میں اپنی یہ کاوش ان نفوس بابرکت کی طرف منسوب کرتا ہوں جن کی دعاؤں اور وجود مسعود سے میری زندگی میں برکات کی بارش ہونی شروع ہوئی، بہت سے پریشانیوں سے نجات ملی اور امراض سے شفا۔یعنی میرے والد محترم حضرت مولانا محمد ضمیر الدین قادری ووالدہ عفت مآب عظیمہ خاتون اطال اللہ عمرہما،میری بیٹیاں عزیزہ شگفتہ فاطمہ عرف ترنم فاطمہ،عزیزہ حسنٰی فاطمہ،عزیزہ فرزانہ فاطمہ اور میرے معذور بیٹے عزیزم محمد معین الدین برکاتی عرف دلشاد رضا۔

اللہ تعالیٰ ان سب کی عمروں میں خوب برکتیں نازل فرمائے،انہیں ہر بلا سے محفوظ فرمائے اور ان کے صدقے میری زندگی میں اللہ رب العزت کے کرم اور انوار و برکات کا نزول ہوتا رہے۔

ابوالعطر محمد عبدالسلام امجدی برکاتی عفی عنہ
تاراپٹی،دھنوشا (نیپال)
مقیم حال: دوحہ قطر

تقریظ بابرکت ورحمت

ازقلم:ادیب شہیر،فقیہ ملت،استاذ العلما،خلیفہ حضور محدث کبیر
حضرت علامہ مفتی محمد رحمت علی امجدی برکاتی صاحب قبلہ
تاراپٹی،دھنوشا(نیپال)
شیخ الحدیث جامعہ اہل سنت صادق العلوم شاہی مسجد گھاس بازار ناسک(انڈیا)

زیر نظر کتاب بنام ''حضور شیر نیپال کی اصلاحی خدمات'' نوجوان محقق ومفتی، شہنشاہ قرطاس وقلم حضرت مولانا مفتی محمد عبد السلام صاحب امجدی زید فضلہ وکمالہ کی تازہ ترین تالیف ہے،جس میں موصوف نے تین ابواب قائم فرمایا ہے۔ پہلے باب میں حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ والرضوان کا مختصر مگر جامع تعارف رقم فرمایا ہے۔دوسرے اور تیسرے باب میں حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کے ان گراں قدر خدمات کو آسان لب و لہجہ میں اجاگر کیا ہے جنہیں حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ نے اپنے فتاویٰ جلیلہ کی روشنی میں قوم مسلم کے ایمان وعقائد کی حفاظت اور ہندوانہ رسم ورواج اور وہابیوں سے میل جول رکھنے کے احکام کو دلائل ساطعہ، براہین قاطعہ کے ساتھ تحریر فرمایا ہے۔امید ہے کہ موصوف گرامی کی یہ کاوش قارئین کے لئے نفع بخش ثابت ہوگی۔

مؤلف موصوف گوناگوں خوبیوں،خصوصیتوں کے ساتھ ساتھ کئی ایک کتابوں کے مصنف،قلم سیال کے مالک،کہنہ مشق مفتی،صاحب طرز ادیب اور باکمال خطیب بھی ہیں۔

مفتی صاحب حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کے جملہ شہزادگان، مریدین، معتقدین، متوسلین اور بالخصوص ہماری طرف سے مبارکباد کے مستحق ہیں اور دعا ہے کہ مولائے قدیر اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ اکرم الصلوٰۃ والتسلیم کے صدقے میں ان کی اس کاوش کو قبول فرما کر دارین کی سعادتوں، رفعتوں سے بہرہ ور فرمائے۔

آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین علیہ التحیۃ والسلام الیٰ یوم الدین

محمد رحمت علی امجدی

خادم تدریس وافتاء جامعہ اہل سنت صادق العلوم شاہی مسجد گھاس بازار ناسک

وخادم شعبہ تخصص فی الفقہ امام احمد رضا لرننگ اینڈ ریسرچ سینٹر ناسک

18 / شعبان المعظم 1444ھ مطابق 11 / مارچ 2023ء

پہلا باب:

مختصر تعارف حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ

جلوۂ یار نے کچھ ایسی ادا پائی ہے
ہر جھلک ایک نیا دعویٰ یکتائی ہے
اپنے قدموں سے جدا کرکے بیگانہ نہ بنا
تیرا عبد، ترا دیوانہ، ترا شیدائی ہے

حضور شیر نیپال حضرت علامہ مولانا حافظ وقاری مفتی الحاج الشاہ جیش محمد صدیقی برکاتی علیہ الرحمۃ کی شخصیت ملک ہندو نیپال میں کسی تعارف کے محتاج نہیں ہے۔ آپ کی پوری زندگی بعد فراغت مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج واشاعت اور فروغ علم دین متین میں مصروف رہی۔ یقیناً جن لوگوں نے سرکار شیر نیپال علیہ الرحمہ کو قریب سے دیکھا ہے، ان کی خلوت وجلوت کو مشاہدہ کیا ہے، آپ کے شب وروز کے معمولات زندگی اور عبادت وریاضت اور تقویٰ وطہارت کو دیکھا ہے وہ ضرور اس کی صداقت و حقانیت کی گواہی دیں گے۔

بلا شبہ حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ انبیائے کرام کے سچے وارث، پیارے نبی ﷺ کے سچے عاشق، کتاب وسنت کے مبلغ، اپنے اسلاف کرام کے عکس جمیل، خلوص للّٰہیت کے پیکر اور صبر واستقامت کے وہ پہاڑ تھے جسے ہلانے کے لئے ایسی ایسی آندھی اور طوفان آئے کہ ایسا لگتا تھا کہ اب اس عظیم علمی پہاڑ کو اپنی سرعت وشدت کے جھونکوں سے جڑ سے اکھاڑ دیں گے مگر اس عظیم ومضبوط پہاڑ کے سامنے آندھی اور

طوفان نے اپنی بے بسی ،شکست و ہزیمت کی سیاہی اپنی پیشانی پر لئے نیست و نابود ہوگئی مگر علم و ہنر اور صبر و استقامت کا پہاڑ اپنی جگہ کھڑا رہا۔

ولادت:

آپ کی ولادت با سعادت 28 صفر المظفر 1362ھ مطابق 5 مارچ 1943ء جمعہ کی شب نانیہال بھبنگا واں میں ہوئی۔

آپ کا مبارک نام محمد جیش صدیقی ہے۔ پیر و مرشد کا دیا ہوا نام جیش محمد ہے اور حج کے معلم آپ کو محمد جیش محمد کہتے تھے۔

ابتدائی تعلیم:

آپ کی ابتدائی تعلیم و تربیت کے حوالے سے آپ کے خلیفہ اور چہیتے شاگرد حضرت مفتی احمد حسین برکاتی صاحب قبلہ تحریر فرماتے ہیں:

''بسم اللہ خوانی والد گرامی و عم محترم و معظم مولانا المولوی محمد جمشید علی صدیقی برکاتی لہنوی قبلہ سقی اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ نے کرائی پھر حسب معمول بستی کے مکتب میں تعلیم کا سلسلہ جاری رہا۔قرآن شریف ناظرہ ،اردو، کچھ ہندی مکتب میں پڑھی عم محترم کے استاذ شفیق مولانا عبد الحفیظ متوطن باسوپٹی علیہ الرحمۃ والرضوان نے حفظ کلام اللہ شریف کا مشورہ دیا ان کا یہ نیک مشورہ سب کو پسند آیا اور حفظ کلام اللہ شروع کرا دیا گیا دس گیارہ پارے آپ نے دولت خانہ کے مکتب میں آنا فانا حفظ کر لئے ،پھر علی پٹی پھر اشرف العلوم کنھواں ضلع سیتا مڑھی میں داخلہ لیا اور وہیں حفظ کلام اللہ مکمل فرمایا یہ شعبان المعظم تھا مدرسہ میں تعطیل کلاں ہوئی حضرت اپنے وطن تشریف لائے خیال فرمایا کہ ختم تراویح پڑھانی ہے اور اس کی تیاری شروع کر دی۔عموما حافظ کو حفظ کلام اللہ شریف ختم کرنے کے فورا بعد دور سنائے بغیر اسی سال ختم تراویح کی ہمت نہیں ہوتی مگر حضرت نے برائے تراویح قرآن شریف سے ایک معین مقدار روزانہ یاد کر کے

تراویح پڑھانا شروع فرمایا اور الحمد للہ ثم الحمد للہ حضرت شب بست ونہم ۲۹ را پنے ہی دولت کدہ کی مسجد میں پہلی بار ختم کلام اللہ فرمایا۔ ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔''

(مفتی اعظم نیپال حیات وخدمات)

درس نظامی کی تعلیم:

درس نظامی کی تعلیم پر روشنی ڈالتے ہوئے حاجی صاحب قبلہ لکھتے ہیں:

''جب بحیثیت معلم مولانا محمد داؤد باڑاوی لہنہ شریف تشریف لائے تو ان کا مشورہ ہوا کہ ان دونوں (حضرت مفتی اعظم نیپال اور حضرت کے چچازاد برادر بزرگ حضرت مولانا محمد زبیر احمد صاحب) کو اہل سنت کے مدرسوں میں پڑھنا چاہئے۔ ان کی حکیمانہ رائے کے مطابق دونوں بھائی مدرسہ اہل سنت دارالعلوم علیمیہ دامودر پور ضلع مظفر پور بھیج دئے گئے۔ اس زمانہ میں دارالعلوم علیمیہ کے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبداللہ خاں عزیزی اور شفیق العلماء حضرت علامہ مولانا محمد شفیق صاحب گھوسی، حضرت علامہ مولانا قاری محمد ظہیر الدین صاحب اعظمی وغیرہم بحیثیت مدرسین مسند تدریس پر فائز تھے۔ تعلیم بہترین ہورہی تھی درجہ خامسہ تک آپ نے وہیں تعلیم حاصل کی پھر وہاں سے بریلی شریف کا رخ فرمایا اور اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت رضی اللہ عنہ کے قائم کردہ مدرسہ منظر اسلام میں داخلہ لیا۔ بریلی شریف کی تعلیم وتربیت بڑے عروج پر تھی۔ بڑی تحقیق وتدقیق کے ساتھ تعلیم ہوتی تھی درمیان اسباق فرق باطلہ بالخصوص دیابنہ کی تردید ہوتی تھی: ان کے کفری عبارتوں کی نشان دہی کی جاتی تھی مشکوۃ شریف، تفسیر جلالین شریف، ہدایہ اولین، مرقات الفرائض، میبذی وغیرہ وہاں پڑھی اور اسی میں جماعت سادسہ کی تکمیل فرمائی۔ اس زمانہ میں مفسر اعظم ہند علیہ الرحمہ والرضوان حضرت علامہ ابرہیم جیلانی میاں سجادہ نشیں خانقاہ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ بریلی شریف منظر اسلام کے مہتمم تھے بحر العلوم حضرت علامہ مولانا مفتی سید افضل حسین

صاحب مونگیری، حضرت علامہ مولانا مفتی احسان علی صاحب فیض پوری، حضرت علامہ مولانا مفتی جہانگیر خان علیھم الرحمۃ والرضوان درس وتدریس اور افتاء کے منصب پر فائز تھے۔ یہ حضرات اوقات مدرسہ کے بڑے پابند اور علم وعمل میں سب کے سب یکتائے روزگار اور آسمان علوم کے ماہ ونجوم تھے۔''

(مفتی اعظم نیپال حیات وخدمات)

وضاحت: اقتباس بالا کی ابتدائی سطر سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت تک نہ حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کو اشرف العلوم کنہوا ں کے بارے میں معلوم تھا اور نہ آپ کے اہل خانہ وسرپرست کو کہ وہ ادارہ بدعقیدوں کا ہے۔ اس کا علم اس وقت ہوا جب حضرت مولانا محمد داؤد باڑاوی صاحب قبلہ نے وہاں سے ہٹا کر اہل سنت کے کسی ادارہ میں داخلہ کروانے کا مشورہ دیا۔ اور پھر ان کے مشورہ سے آپ کا داخلہ اہل سنت کا ادارہ دارالعلوم علیمیہ دامودر پور ضلع مظفر پور میں کروادیا گیا جہاں آپ نے درجہ خامسہ تک کی تعلیم حاصل کی۔ اور خود حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ نے اس بات کا ذکر کیا۔ میں نے ایک دفعہ بذریعہ فون حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ سے گفتگو کی تو دوران گفتگو اس بارے میں دریافت کرنے پر حضرت نے ادارہ اور مدرسین ومنتظمین کے عقائد باطلہ اور بدمذہبیت سے لاعلمی کا اظہار کیا۔

فراغت:

10 شعبان المعظم 1966ء میں ہندوستان کی مشہور ومعروف درسگاہ الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور میں آپ کی فضیلت کی دستار بندی ہوئی۔ آپ کی دستار بندی کے موقع پر سرکار حافظ ملت علیہ الرحمۃ نے آپ سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ'' آپ مقدمۃ الجیش ہیں، تن تنہا نیپال کے لیے لشکر اسلام ہیں، پہلے آپ آگے آئے سب سے پہلے آپ کی دستار بندی ہوگی۔'' پھر آپ کو حضور سید مظفر حسین کچھوچھوی علیہ الرحمہ نے اپنے

مقدس ہاتھوں سے دستار فضیلت آپ کے مبارک سر پر سجائی۔

حاجی صاحب قبلہ تحریر فرماتے ہیں:

''ماہ مبارک ۱۰/شعبان المعظم ۱۳۸۶ھ کی دسویں تاریخ کو دستار فضیلت کا ایک عظیم الشان جلسہ ہوا یہ جلسہ مبارک پور کی بیچ آبادی غلہ منڈی میں تھا اور اس سال فارغ ہونے والے علماء وحفاظ کی کل تعداد چالیس تھی۔ مگر جب ان کے سروں پر دستار لپیٹنے کا وقت آیا تو حافظ ملت علیہ الرحمہ نے یہ کہتے ہوئے پکارا'' آپ مقدمۃ الجیش ہیں آپ پہلے آئیں'' اور اپنے مقدس ہاتھوں سے حافظ ملت اور حضرت مولانا سید مظفر حسین صاحب اشرفی کچھوچھوی علیہما الرحمۃ والرضوان نے آپ کے سر مبارک پر دستار باندھا، اس کے بعد آپ جلسہ گاہ سے نکل کر مبارکپور کی مسجد میں تشریف لائے اور سجدۂ شکر ادا فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب احمد مجتبیٰ محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ وطفیل نعمت عظمیٰ سے نوازا ہے۔''

(مفتی اعظم نیپال حیات وخدمات)

تدریسی وتبلیغی خدمات:

ملک نیپال میں علم دین کی شمع جلانے کے لئے آپ کے استاذ محترم حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ نے آپ کا انتخاب فرمایا اور طریقت ومعرفت کی دیپ جلانے اور تصوف کا جام پلانے کے لئے حضور سید العلماء علیہ الرحمۃ نے نیپال اور اطراف کی سرزمین کے لئے آپ کا انتخاب فرمایا۔ ان بزرگان دین کی علمی وروحانی وراثتوں کے جانشین حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ پوری مستعدی اور تندہی کے ساتھ ان کے مشن اور دینی مقاصد کی اشاعت وتشہیر وتوسیع میں شب روز اپنی زندگی کے آخری ایام تک مصروف رہے۔ جامعہ اشرفیہ سے فراغت کے بعد سب سے پہلے آپ نے تدریسی خدمات کا آغاز اپنے مادر علمی مدرسہ علیمیہ دامودر پور مظفر پور سے کیا۔ ایک سال تک یہاں تدریسی خدمات انجام

دی۔ جب تعطیل کلاں میں اپنے گاؤں لہنہ پہنچے تو جنکپور والوں نے وفد کی شکل میں آکر جنکپور رہنے کے لئے آپ کو مجبور کیا تو انکی درخواست کو منظور کرتے ہوئے 23/ شعبان المعظم 1387ھ بروز پنجشنبہ بوقت مغرب آپ جنکپور پہونچ گئے۔اس وقت جنکپور میں کوئی دارالعلوم نہیں تھا بس ایک مکتب تھا۔اسی مکتب میں رہ کر آپ نے رات و دن جد و جہد کر کے مکتب کے بغل میں ہی دارالعلوم قائم کیا جو ہند و نیپال میں جامعہ حنفیہ غوثیہ سے مشہور و معروف ہے۔اس ادارہ سے ہزاروں علما،حفاظ ،مفتیان کرام پیدا ہوئے جو آج ملک و بیرون ملک دینی ملی سماجی اور مسلکی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

فاتح نیپال گنج حضرت مولانا عبدالجبار منظری صاحب تحریر فرماتے ہیں:

''حضرت شیر نیپال الجامعۃ الاشرفیہ سے فراغت کے بعد بہار کی مشہور درسگاہ اہل سنت و جماعت دار العلوم علیمیہ انوار العلوم دامودر پور مظفر پور تشریف لائے تو اراکین مدرسہ اور اساتذہ کرام کے اصرار پر بحیثیت مدرس وہیں بحال ہو گئے، ایک سال تک درس و تدریس بحسن وخوبی انجام دیتے رہے۔ تعطیل کلاں میں اپنے وطن مالوف لہنہ تشریف لائے تو جنکپور کے سر برآوردہ حضرات اور مدرسہ اصلاح المسلمین جنکپور کے اراکین کی درخواست پر جنکپور تشریف لائے۔ اس وقت مدرسہ اصلاح المسلمین ایک مکتب تھا جو حکومت نیپال سے سرکاری طور پر ۳ کلاس تک منظور شدہ تھا، مولوی محمد مسلم مرحوم لوہا کپسیا ضلع مدھوبنی اور ماسٹر محمد شفیع صاحب سیہپور دھنوشا دونوں حضرات مدرسہ کے مدرس تھے۔حضرت شیر نیپال جنکپور تشریف تو لے آئے مگر آپ کے استعداد و صلاحیت کے مطابق نہ طلبہ تھے نہ درسگاہ تھی۔حضرت نے جنکپور اور قرب و جوار کے مسلمانوں کے حالات کا جائزہ لیا، مدارس اہل سنت اور علمائے اہل سنت و جماعت اور مسلم عوام کا گہرائی سے مطالعہ کیا۔آپ نے محسوس کیا کہ جنکپور میں اہل سنت و جماعت کے لئے ایک عظیم درسگاہ کی ضرورت ہے،اگر چہ اس وقت علاقہ میں ایک دو

مدارس اور علمائے اہل سنت اور بھی تھے، مگر ان سے وہ کام نہ ہو رہا تھا جو ہونا چاہئے تھا ۔عقائد اہل سنت و جماعت کا فروغ ،مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج واشاعت اور مشرب کے معاملہ میں جو پختگی ہونی چاہیے وہ مفقود تھی ۔عوام تو عوام ، اس وقت کے دو چار فارغین عمر رسیدہ علما تھے، ان کا خود دیو بندی ، وہابی غیر مقلد سے راہ ورسم ،آمد ورفت، شادی بیاہ کا معاملہ جاری تھا، چندہ وصولی کا دھندہ، اپنی بہن، بیٹیوں کو وہابی کے نکاح میں دینا، ان کی بیٹی اپنے گھر لانا۔“

(نقوش حیات ص15)

۱۳۹۴ھ ،مطابق ۱۹۷۴ء، ۲۰۳۱ بکرمی میں جب کاٹھمانڈو شاہی کشمیری مسجد کے منتظمین کے اصرار پیہم پر امام مقرر ہوئے اور چند ماہ یہاں امامت کے فرائض بحسن و خوبی انجام دیتے رہے۔ ذوقعدہ ۱۳۹۵ھ ،مطابق نومبر ۱۹۷۵ء، کارتک ۲۰۳۲ بکرمی میں کاٹھمانڈو شاہی کشمیری مسجد کی امامت سے بخوشی برطرف ہو کر پھر جنکپور میں آپ کا ورود ثانی ہوا جہاں آپ جیسے عظیم قائد کا بے صبری سے ہر خاص وعام انتظار کر رہا تھا۔اور پھر آپ نے یہاں اڑتالیس سال دینی ملی، تدریسی، فتویٰ وقضا اور دعوت وتبلیغ کا فریضہ انجام دیا۔ 1394ھ ربیع الاول شریف کے مہینے میں 20/ 21/ 22/ تاریخ کو آپ نے ایک عظیم الشان جلسہ بھی کرایا۔جس میں ہند و نیپال کے علماء، مشائخ ،صوفیاء، شعراء اور دانشوران قوم وملت اور عوام اہل سنت لاکھوں کی تعداد میں تشریف لائے ۔یہ ملک نیپال کا بہت ہی کامیاب ،تاریخی جلسہ تھا اور اپنی نوعیت کا واحد جلسہ تھا، اس جلسہ سے سنیت کی اشاعت ہوئی اور اسلام کا جو خوبصورت تعارف ہوا اس کے اثرات آج بھی ملک میں پائے جاتے ہیں۔اور پھر ۱۴۰۸ھ ،مطابق ۱۹۸۷ء، ۲۰۴۴ بکرمی میں جنکپور میں دوسرا عظیم الشان جلسہ کرایا جس میں آفتاب مارہرہ حضور احسن العلماء حضرت سید شاہ مصطفے حیدر حسن میاں علیہ الرحمہ کی خصوصی دعوت تھی ،مگر آپ شریک نہ ہو سکے۔

بدمذہبوں کا تعاقب ورد:

ترائی کے ضلع دھنوشا، مہوتری اور سرہا وغیرہ میں وہابیت و دیوبندیت نے عقائد اہل سنت پر شبخوں مارنا شروع کر دیا تھا، بدعقیدگی کا شیش محل تعمیر کرنے کی کوشش جاری تھی، عوام اہل سنت کے ایمان وعقیدوں پر ڈاکہ زنی کی ناپاک سازش رچی جارہی تھی اور طرح طرح سے مسلمانوں کو بہکانے کے طریقے اپنائے جارہے تھے، ایسے عالم میں مسلک اعلیٰ حضرت کا سپاہی، اسلام کا لشکر بن کر حضور شیر نیپال ابھرتے ہیں اور علمی دلائل اور تبلیغی ودعوتی مشن کے ذریعہ بدعقیدگی کی استیصال کرنے لگے، عقائد اہل سنت پر استقامت کی دعوت عوام اہل سنت کو دینے لگے، وہابیت وسلفیت اور دیوبندیت کے گمراہ کن عقائد اور ان کے اخروی نتائج سے آگاہ فرمانے لگے تاکہ سنیوں کا ایمان اور عقیدہ محفوظ رہے۔

مولانا عبدالجبار منظری صاحب تحریر فرماتے ہیں:

’’ملکٹو ا گاؤں نزد باسو پٹی بازار ضلع مدھوبنی کے دو سگے بھائی مولوی عین الحق راعین سلفی اور مولوی شمس الحق راعین سلفی غیر مقلد وہابی بڑی تیزی سے غیر مقلدیت وہابیت کو نیپال میں پھیلانے کی پوری کوشش کر رہے تھے کہ مشرقی نیپال کے ضلع دھنوشا، مہوتری، سرہا میں راعین برادری کی کثرت اور علمائے اہل سنت کی غفلت کی وجہ سے وہابی مولویوں نے فائدہ اٹھانا چاہا اور اہل سنت و جماعت کی آبادی میں نقب زنی شروع کر دی۔ رشتہ داری اور برادری کے نام پر وہابیت غیر مقلدیت کی تبلیغ و پرچار بھی شروع کر دی اور کسی حد تک سنی آبادی میں وہابیت کا پلید رس گھولنے میں کامیاب ہوتے نظر آنے لگے تھے۔ حضرت شیر نیپال حضور حافظ ملت شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمہ محدث مراد آبادی، حضرت علامہ حافظ عبدالرؤف بلیاوی علیہ الرحمہ، بحر العلوم حضرت علامہ شاہ مفتی عبدالمنان علیہ الرحمہ مبارک پوری کے علمی آغوش تربیت کے پروردہ تھے، اساتذہ کرام نے اپنے ہونہار سپوت کو علم وحکمت، تفسیر وحدیث اور عقائد اہل سنت اور مسلک ومشرب

کا جو جام پلایا تھا اسی خدا داد صلاحیت کو بروئے کار لایا اور فتنہ غیر مقلدیت وہابیت پر کاری ضرب لگائی اور سد باب کے لئے اس مدرسہ اصلاح المسلمین پرائمری اسکول جنکپور میں سراج الامہ کاشف الغمہ امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ سے منسوب مدرسہ حنفیہ کی داغ بیل ڈال نے میں کامیاب ہوئے اور ایک اشتہار بنام دار العلوم حنفیہ شائع کیا۔ اشتہار منظر عام پر آتے ہی ایوان وہابیت غیر مقلدیت میں زلزلہ آ گیا اور حضرت شیر نیپال کے مشن کو دبانے کی وہابیت کی طرف سے پوری کوشش ہونے لگی، شہر جنکپور باشیوں میں دو یا تین گھر وہابی تھے، ان لوگوں کو حضرت شیر نیپال کی مخالفت پر ابھارا اور مشن کو دبانے کی کوشش لا حاصل کرتے رہے، مگر حضرت شیر نیپال کا معاملہ تو یہ تھا کہ ؎

آئین جواں مرداں حق گوئی و بے باکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

(نقوش حیات ص16)

بیعت و خلافت:

۱۳۹۰ھ، مطابق ۱۹۷۰ء، ۲۰۲۶ بکرمی میں حضور سید العلماء علیہ الرحمہ کے مقدس ہاتھوں پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ اور ۱۳۹۴ھ، مطابق ۱۹۷۴ء ۲۰۳۰ بکرمی میں حضور سید العلماء نے آپ کو تمام سلاسل کی اجازت وخلافت عطا فرمائی۔

سفر حج و عمرہ اور آخری سفر:

۱۴۱۳ھ، مطابق ۱۹۹۳ء، ۲۰۵۰ بکرمی میں پہلی بار حج و عمرہ سے مشرف ہوئے۔ آپ نے ایک بار حج فرمایا اور متعدد بار عمرہ کا شرف آپ کو حاصل ہوا اور آپ کا سفر حیات بھی عمرہ سے واپسی پر ہی ہوا۔ گویا زیارت حرمین سے جو سفر آپ نے شروع فرمایا تھا وہ دیدار الٰہی کے مبارک و مسعود سفر پر بتاریخ: 28 ربیع النور 1441ھ مطابق 26/ نومبر 2019ء منتہی ہوا۔

منقبت در شان حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ

ازقلم: مولانا محمد عیسٰی قادری رونق مصباحی
الجامعۃ الاسلامیہ رضاء العلوم قصبہ کنہواں ضلع سیتامڑھی بہار

جہاں میں ہر طرف ہے بول بالا جیش ملت کا
زبانِ خلق پر ہے خوب چرچا جیش ملت کا

یہ فیضانِ بریلی اور مارہرہ کی برکت ہے
جسے دیکھو وہی ہے دل سے شیدا جیش ملت کا

گلے شکوے بُھلا کر ہو گئے دشمن بھی شیدائی
جو دیکھا چاند کے مانند چہرہ جیش ملت کا

اسی جانب دِوانے دوڑ پڑتے تھے محبت سے
ہوا کرتا تھا جس جانب اشارہ جیش ملت کا

بوے علمِ رضا آتی ہے انکے جملے جملے سے
مَیں پڑھتا ہوں کبھی جو کوئی فتویٰ جیشِ ملت کا

رضا کے شیر تھے ایسے نکل پڑتے وہ جس جانب
دیارِ غیر بھی ہوتا علاقہ جیش ملت کا

بفیضِ پیر و مرشد تھا بڑا مضبوط و مستحکم
بریلی اور مارہرہ سے رشتہ جیش ملت کا

کلیجے مُنھ کو آے اور آنکھیں بھی ہوئیں پرنم
لحد کی سمت جب نکلا جنازہ جیش ملت کا

نہ بھولے گا کوئی نجدی وہابی ہے یقیں مجھ کو
لگا رخسار پر ایسا طمانچہ جیش ملت کا

تلمّذ کا شرف گرچہ نہ مل پایا تجھے رونق
بفضل رب مگر پایا زمانہ جیشِ ملت کا

دوسرا باب:

ہندوانہ رسم ورواج اور فتاویٰ شیر نیپال

کفار و مشرکین کے مذہبی مراسم ومعاملات اور ان کے احکام کی جانکاری مسلمانوں کے لئے نہایت ضروری ہے اور ان سے بچنا بھی ایمان کی حفاظت کے لئے سب سے زیادہ ضروری ہے۔ میں نے نیپال میں ایک ایسا دور بھی دیکھا ہے کہ بہت سے مسلم مرد و خواتین غیر مسلموں کے ساتھ تعلقات رکھنے کی وجہ سے ان کے مذہبی تہواروں میں شرکت کرتے تھے، ہولی، دیوالی بھی مناتے تھے، ان کے تہواروں میں چندہ بھی دیتے تھے، شرکت بھی کرتے تھے۔ چھٹ پرب بھی بہت سی عورتوں کو مناتے دیکھا ہے، تھانوں پر بکرا، کبوتر چڑھاتے اور ان کے بتوں کے نام نذر ومنت کرتے ہوئے بھی دیکھا ہے، اسی طرح کتنوں کو تو دودھ کا چڑھاوا دیتے بھی دیکھا ہے اور بھی کئی طرح کے شرکیہ مراسم میں ملوث دیکھا ہے۔ یہ سب میں نے آج سے تقریبا پچیس تیس سال قبل دیکھا ہے تو اندازہ لگائیں اس سے پہلے کس طرح اس مرض میں مسلمان جانے انجانے میں ملوث رہے ہوں گے۔ مگر حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ نے اس وبا اور ایمان کو برباد کردینے والے مرض وجراثیم سے مسلم معاشرہ کو پاک وصاف رکھنے کے لئے جو کوششیں کی ہیں بلاشبہ وہ آپ کی مسلمانوں کے تئیں فکر اور خیر خواہی پر روشن دلیل ہیں۔ آپ نے دعوت وتبلیغ کے ذریعہ، فتویٰ وتقریر کے ذریعہ اور ملاقات و بات چیت سے مسلمانوں کو شرعی و دینی مسائل سے آگاہ فرمایا، شرکیہ وکفریہ مراسم کی ہولناکیوں، تباہیوں اور آخرت کے دردناک عذاب سے ڈرایا، جس کی برکت سے اس وبا میں

ملوث کثیر افراد آپ کے فتویٰ اور شرعی رہنمائی کے سبب تائب ہو گئے۔ جیسے ہی حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ نے اس حوالے سے قوم مسلم سے بات کی، آپ کا بیان کردہ شرعی حکم اور جاری کردہ فتویٰ کی بھنک لوگوں تک پہنچی تو عوام مسلمین میں بیداری آ گئی اور سب کو اپنے ایمان کو بچانے کی فکر لاحق ہوئی۔ چنانچہ کثرت کے ساتھ اس ایمان کش اور اسلام منافی گناہ میں ملوث ہونے کی وجہ سے کثرت کے ساتھ آپ کی خدمت میں استفتا بھی آنے لگے اور آپ ایک لمحہ تاخیر کئے بغیر شرعی رہنمائی اور مسائل شرعی سے آگاہی بخشنے اور دارالافتا میں آئے ہوئے استفتا کا جواب دینے لگے۔ اس کا فائدہ یہ ہوا کہ جو لوگ اس بلا میں گرفتار تھے معاشرہ کے سرکردہ لوگ، گاؤں سماج والے پنچایت کر کے باز پرس کرنے لگے، آپ کا فتویٰ امام صاحب سے پڑھوا کر سنانے لگے، شریعت کا حکم و فرمان بتانے لگے، توبہ و رجوع بھی کروانے لگے اور جو لوگ ایسا نہیں کرتے ان کا حقہ پانی بند کر دیتے اور نتیجہ کار انہیں بھی توبہ و تجدید ایمان و نکاح کرنا پڑتا۔ اس طرح سے ان لوگوں کا ایمان و اسلام محفوظ ہو گیا۔ یہ حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کی اصلاحی خدمات کا ایک عظیم حصہ اور آپ کا گراں قدر کارنامہ ہے۔

اس حوالے سے حضور شیر نیپال کے فتاویٰ سے چند اقتباسات پیش کئے جا رہے ہیں جن سے آپ کی کاوشوں، کوششوں اور اس وقت آپ کے دئے ہوئے فتاویٰ کی اہمیت و افادیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے، نیز اس وقت کے حالات کی نزاکت اور مسلمانوں کی مذہبی طور پر پسماندگی اور دین سے دوری کا بھی۔

آپ سے سوال ہوا کہ:

غیر قوموں کا پرب دیوالی ہوتی ہے، اس میں غیر قوم دیا جلا کر اپنے مکان اور جانور کے باندھنے کی جگہ پر رکھتے ہیں، اسی طرح ہمارے یہاں کے چند مسلمان دیوالی کے دن دیا وغیرہ جلا کر مکان اور جانور باندھنے کی جگہ رکھتے ہیں اور کپڑے کا گولہ بنا کر

آگ جلا کر نچاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ کچھ نہیں ہے، ہم لوگ شوق سے ایسا کرتے ہیں تو ایسا کرنا مسلمانوں کے لئے درست ہے یا نہیں؟

اس سوال کے جواب میں آپ نے تحریر فرمایا:

''یہ پوچھتے ہیں کہ مسلمانوں کے لئے دیوالی کے دن دیا وغیرہ جلا کر مکانوں پر رکھنا اور گولہ بنا کر آگ جلا کر نچانا درست ہے کہ نہیں؟ نعوذ باللہ من ذالک ولاحول ولاقوۃ الا باللہ۔ یہ کیوں نہیں پوچھتے یہ افعال شنیعہ، قبیحہ اور اعمال خبیثہ کفریہ اور مراسم شرکیہ ہندویہ کتنی قباحتوں، شناعتوں، رذالتوں پر مشتمل ہیں؟ ان کے ارتکاب کرنے والوں پر شریعت حقہ کا کیا حکم؟ ایسے لوگوں کے ساتھ مسلمانوں کو کیسا برتاؤ کرنا چاہئے؟ جو اتنے اشد اور اخبث کفر میں مبتلا ہیں۔ ان کی بے حیائی، بے شرمی، بے غیرتی ڈھٹائی کتنی بڑھی ہوئی ہے کہ کہتے ہیں کہ ہم ان کفریات ملعونہ مذمومہ کو شوق سے کرتے ہیں، حیرت ہے پھر اپنے کو مسلمان کہتے ہیں۔ ٹیکی رکھ لیں، چندن ٹیکا لگا لیں اور کہیں کہ ہم شوق سے رکھتے اور لگاتے ہیں۔ بت پوجیں، مہادیو کی لنگ پوجیں اور کہیں ہم شوق سے پوجتے ہیں۔ جنو پہنیں، بجرنگ کی جے بولیں اور کہیں کہ ہم شوق سے پہنتے اور بولتے ہیں۔ گو برکھائیں، موت پیئیں، کملا نہائیں، پر نیماشی منائیں اور کہیں کہ ہم شوق سے گو برکھاتے، موت پیتے، کملا نہاتے، پر نیماشی مناتے ہیں۔ لیلا کریں، گھنٹی بجائیں اور کہیں ہم شوق سے کرتے ہیں۔ دیوالی منائیں، ہولی کھیلیں اور کہیں ہم شوق سے مناتے ہیں او رکھیلتے ہیں۔ العیاذ باللہ من ھذہ الخرافات والواھیات والخبیثین والخبیثات۔

علمائے اعلام، مشائخ عظام، فقہائے کرام علیہم الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں کہ رسوم کفار اور ان کے شیطانی تہوار ہولی، دیوالی وغیرہ ان کے مذہبی شعار جو بطور پسند کریں وہ کفر صریح میں مبتلا ہو کر کافر بلا شک وشبہ ہو گئے۔ ان کی عورت ان کے نکاح سے نکل گئی۔ ان کے اگلے سارے اعمال، ساری نیکیاں اکارت گئیں۔ ساری نمازیں،

سارے روزے یکسر برباد ہو گئے۔غضب جبار وقہر قہار وعذاب نار کے بالیقین سزاوار ہو گئے۔بلاتوبہ وتجدید ایمان وتجدید نکاح کوئی چارۂ کار نہیں۔جب تک توبہ کر کے ازسرنو ایمان نہ لائے ،اسلام کا کلمہ نہ پڑھے اس وقت تک نہ ان کی نماز نماز ،نہ ان کا روزہ روزہ۔اور نہ عورت سے صحبت جائز بلکہ عورت سے صحبت زنائے خالص اور اس صحبت سے جو بچہ ہو وہ ولدالزنا (حرامی) نہ ان سے سلام کلام جائز ،نہ ان کے ساتھ اٹھنا جائز، نہ ان کے ساتھ کھانا پینا جائز ،نہ ان کے سلام کا جواب جائز۔نہ ان کے ساتھ برادری جائز ،بیمار پڑے تو نہ پوچھنے کو جانا جائز ۔مرجائے تو نہ بطریق سنت غسل جائز ،نہ ان کا جنازہ کندھے پر اٹھانا جائز ،نہ مسلمان کے قبرستان میں دفن کرنا جائز بلکہ ٹھیلے پر اٹھا کر بستی سے دور کسی گڈھے میں اس طرح جس طرح کسی کتے کی لاش کو دبا دیتے ہیں دبا دینے کا حکم ہے۔‘‘(فتاویٰ برکات حصہ سوم)

پھر فتاویٰ رضویہ شریف کی روشنی میں آگے فرماتے ہیں:

فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص ۱۵۳ میں بحوالہ غمز العیون اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں:

’’اتفق مشائخنا ان من رأى امر الكفار حسنا فقد كفر حتىٰ قالوا في رجل قال ترک الكلام عند اكل الطعام حسن من المجوس و المضاجعة عندهم حال الحيض حسن فهو كافر۔

یعنی ہمارے مشائخ کا اس امر میں اتفاق ہے کہ جو شخص کافروں کے کسی فعل کفر کو اچھا خیال کرے تو وہ بلاشک وشبہ کافر ہو گیا۔فقہائے کرام نے یہاں تک فرمایا ہے کہ جو شخص کہے کہ کھانا کھاتے وقت خاموش رہنا،کلام نہ کرنا خوب ہے مجوس کے یہاں،اسی طرح ان کے یہاں حیض کی حالت میں اپنی عورت کے ساتھ لیٹنا،ان سے ہمبستر ہونا اچھا ہے تو اتنا کہنے سے ہی کہنے والا کافر ہو جائے گا۔‘‘

اسی کتاب مستطاب کے ص:۱۷۴ پر فرماتے ہیں:

''حدیث کے ارشاد پر نکتہ چینی مسلمان کا کام نہیں۔فعل کفر میں جو دل سے شریک ہو وہ ظاہراً و باطناً کافر ہے۔''

اسی فتاویٰ جلد دہم نصف آخر کے ص:۱۲۳ پر ہولی بازی میں شریک ہونے والوں کے بارے میں فرماتے ہیں:

''ظاہر ہے کہ افعال شنیعہ مذکورہ سخت ملعون ہیں ،جس نے انہیں مستحسن جانا باتفاقِ ائمہ کرام کافر ہے۔''

غمز العیون والبصائر میں ہے:

''من استحسن فعلا من افعال الکفار کفر باتفاق المشائخ''

یہ لوگ تو اسلام سے خارج ہو گئے، ان کی عورتیں نکاح سے نکل گئیں، ان کی بیعتیں جاتی رہیں ۔ نیز جس نے ان افعال کو جائز وحلال جانا اور ان پر راضی ہوا اور ان پر معترضین سے معارضہ کیا یہ لوگ بھی اسی حکم میں ہیں کہ مشرکین کے تہوار کی خوشی منانا، ان کے ایسے افعال ملعونہ میں شرکت کرنا معصیت قطعیہ ہے اور معصیت قطعیہ کا استحلال کفر ہے۔اور جنہوں نے ان افعال ملعونہ کو ملعون و شنیع ہی جانا اور انہیں برا جان کر اپنی شیطانی مصلحت کے خیال سے شرکت کی ان کے قلب کا حال اللہ جانتا ہے، مرتکب کبائر ہوئے، مستحق عذاب نار ہوئے، سزاوار لعنت جبار ہوئے، مگر عنداللہ کافر نہ ہوئے۔لیکن شرع ظاہر پر حکم فرماتی ہے۔حدیث میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: من تشبہ بقوم فھو منھم ۔جو کسی قوم سے مشابہت پیدا کرے گا وہ انہیں میں سے ہے۔دوسری حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ''من کثر سواد قوم فھو منھم'' جو کسی قوم کی جماعت بڑھائے وہ انہیں میں سے ہے۔ان پر بھی تجدید اسلام فرض ہے۔تائب ہوں اور نئے سرے سے کلمہ

پڑھ کر اپنی عورتوں سے نکاح دوبارہ کریں۔'' (فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص ۱۵۳)

اور دہم نصف آخر ص ۱۷۶ پر اس سوال کے جواب میں کہ ''جو مسلمان ہندو کے تہوار میں ان کی موافقت کرے اور اس کو منائے اس کے لئے کیا وعید ہے؟'' فرمایا:

''اگر ان کے مذہبی تہوار کو اچھا جان کر منائے گا اسلام سے خارج ہو جائے گا، ورنہ فسق و معصیت ضرور ہے۔''

اور ص: ۱۷۵ پر اس سوال کہ ''اگر کوئی مسلمان دسہرہ کی جھنڈی کے جلسہ میں ہنود کا شریک ہو وغیرہ وغیرہ سوالات کے جواب میں فرمایا کہ:

''مراسم کفریہ کی اعانت اور ان میں شرکت ممنوع و ناجائز و گناہ اور مخالفت حکم الٰہ ہے۔ قال اللہ تعالیٰ: وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ۔ اور اگر کسی رسم کفر کو پسند و رضا کے ساتھ ہو تو کھلا کفر ہے۔ مسلمانوں کو ایسے شخص سے میل جول منع ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

إِمَّا يُنسِيَنَّكَ ٱلشَّيْطَٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ ٱلذِّكْرَىٰ مَعَ ٱلْقَوْمِ ٱلظَّٰلِمِينَ۔ اور فرماتا: وَلَا تَرْكَنُوٓا۟ إِلَى ٱلَّذِينَ ظَلَمُوا۟ فَتَمَسَّكُمُ ٱلنَّارُ۔

اور جلد ششم، ص ۱۴۹ پر ہے:

''مسلمان کو دسہرے کی شرکت حرام ہے۔ بلکہ فقہا نے اسے کفر کہا۔''

دیگر کتب فقہیہ اور فتاویٰ رضویہ کی عبارات سے مسئلہ کو الم نشرح کرنے کے بعد آگے بہار شریعت کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں:

اور بہار شریعت حصہ نہم ص: ۱۴۶ بحوالہ بحر الرائق:

''ہولی اور دیوالی پوجنا کفر ہے کہ یہ عبادات غیر اللہ سے ہے، کفار کے میلوں، تہواروں میں شریک ہو کر ان کے میلے اور جلوس مذہبی کی شان و شوکت بڑھانا کفر ہے۔ جیسے رام لیلا اور جنم اشٹمی اور رام نومی وغیرہ کے میلوں میں شریک ہونا۔ یونہی ان کے

تہوار کے دن محض اس وجہ سے چیزیں خریدنا کہ کفار کا تہوار ہے یہ بھی کفر ہے۔ جیسے دیوالی میں کھلونے اور مٹھائیاں خریدی جاتی ہیں کہ آج خریدنا دیوالی منانے کے سوا کچھ نہیں، یونہی کوئی چیز خرید کر اس روز مشرکین کے پاس ہدیہ کرنا جب کہ مقصود اس دن کی تعظیم ہو تو کفر ہے۔''

اور اس کے حصہ اول ص: ۵۳ پر ہے:

''عمل جوارح داخل ایمان نہیں، البتہ بعض اعمال جو قطعاً منافی ایمان ہوں ان کے مرتکب کو کافر کہا جائے گا، جیسے بت یا چاند، سورج کو سجدہ کرنا۔ اور قتل نبی یا نبی کی توہین یا مصحف شریف یا کعبہ معظّمہ کی توہین اور کسی سنت کو ہلکا بتانا یہ باتیں یقیناً کفر ہیں۔ یونہی بعض اعمال کفر کی علامت ہیں جیسے زنار باندھنا، سر پر چوٹیاں رکھنا، قشقہ لگانا ایسے افعال کے مرتکب کو فقہائے کرام کافر کہتے ہیں۔ تو جب ان اعمال سے کفر لازم آتا ہے تو ان کے مرتکب کو از سر نو اسلام لانے اور اس کے بعد اپنی عورت سے تجدید نکاح کا حکم دیا جائے گا۔''

کفار و مشرکین کے مذہبی رسومات کی ہلاکت و تباہی اور دنیوی و اخروی نقصانات اور شرعی وعیدات وعقابات کو آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور اقوال فقہا و محدثین سے مبرہن و مدلل کرنے کے بعد مزید تحریر فرماتے ہیں:

''الحاصل دیوالی کے دن جن لوگوں نے یہ مذموم حرکتیں کیں وہ اسلام سے باہر ہو گئے، ان کی بیوی نکاح سے نکل گئیں، توبہ کر کے از سر نو اسلام لائیں۔ اسلام کا کلمہ پڑھیں اور دوبارہ اپنی عورتوں سے نکاح کریں، ورنہ ان کا مکمل بائیکاٹ کریں۔ حدیث صحیح میں ارشاد ہے:

''ایاکم و ایاھم لا یضلونکم و لا یفتنونکم''

ان سے دور رہو ان کو دور کرو، کہیں ایسا نہ ہو گمراہ کر دیں اور فتنے میں ڈال دیں۔

دوسری حدیث میں ہے:

”لاتجالسوھم ولاتواکلوھم ولاتشاربوھم واذامرضوا لاتعودوھم واذاماتو فلاتشھدوھم ولاتصلوا علیھم ولاتصلوا معھم“

ترجمہ: نہ ان کے پاس بیٹھو، نہ ان کے ساتھ کھانا کھاؤ۔ نہ ان کے ساتھ پانی پیو۔ بیمار پڑیں تو ان کی عیادت نہ کرو، مر جائیں تو ان کے جنازہ پر نہ جاؤ۔ نہ ان پر نماز پڑھو، نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو۔ (فتاویٰ برکات حصہ سوم)

حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ نے ان ایمان کش مراسم کو دور کرنے اور مسلمانوں کو اس بارے میں رہنمائی کرنے کے لئے جو کوششیں کی ہیں بلاشبہ قابل تحسین ہیں اور آپ کی کوششوں اور فتاویٰ و تقاریر کی وجہ سے بہت سے لوگ اپنے ایمان وعقیدے کو محفوظ کر لئے اور ان مراسم کفریہ وشرکیہ سے تائب ہو گئے۔ مذکورہ بالا تحریر کی روشنی میں اس بات کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ نے اس اعتقادی مرض اور ایمان کو ہلاک کر دینے والے رسومات کو مٹانے اور مسلمانوں کو ان سے دور رکھنے کے لئے کس قدر فکر مند تھے۔ مگر چند سالوں سے دیکھا جا رہا ہے کہ پھر یہ مرض مسلم سماج میں اپنا گھر بنا رہا ہے ، اظہار یکجہتی کے نام پر، دوستی کے نام پر اور بھی کئی حیلے بہانے تلاش کر کے یہ افعال کفریہ و شرکیہ اپنائے جا رہے ہیں۔ اس لئے اہل علم کی ذمہ داری ہے کہ اس مرض کا علاج مناسب طریقے سے اور حکمت بھرے انداز میں کریں، مسائل شرعیہ بتائیں اور عوام مسلمین کی ذمہ داریاں ہیں کہ علما کی باتوں پر عمل کریں، ان کی نصیحت و خیر خواہی کو قبول کر کے اپنا ایمان بچائیں، اپنی آخرت کو برباد ہونے سے بچائیں، جہنم کا دائمی ایندھن ہونے سے خود بھی بچیں اور اہل وعیال کو بھی بچائیں اور ان کی کفریہ مراسم ومعاملات سے توبہ کر لیں۔ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتاویٰ رضویہ میں ایک حدیث شریف نقل فرماتے ہیں:

”مروی ہوا اللہ عزوجل نے یوشع علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحی بھیجی میں تیری بستی

سے چالیس ہزار اچھے اور ساٹھ ہزار برے لوگ ہلاک کروں گا۔عرض کی الٰہی ! برے تو برے ہیں اچھے کیوں ہلاک ہوں گے؟ فرمایا:انھم لم یغضبوا بغضبی وا کلوھم وشاربوھم۔

اس لئے کہ جن پر میرا غضب تھا انھوں نے ان پر غضب نہ کیا اور ان کے ساتھ کھانے پینے میں شریک رہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج22 کتاب الحظر والاباحہ،فیض القدیر بحوالہ ابن ابی الدنیا تحت حدیث ۲۱۳۶ دارالمعرفۃ بیروت ۲/ ۳۹۹)

ھندوانہ رسم و رواج سے توبہ:

انسان شرک کے علاوہ جتنے بھی گناہ کرلے اللہ تعالیٰ جسے چاہے معاف کردے ،اگر شرک و کفر کا بھی معاذ اللہ ارتکاب کرلے اور پھر اللہ کے حضور سچے دل سے تائب ہوجائے اور آئندہ نہ کرنے کا عہد کرلے تو اللہ تبارک اتنا بڑا رحیم و کریم ہے کہ اسے بھی معاف فرمادے گا۔مگر شرک و کفر جیسا عظیم گناہ کی حالت میں ہی کوئی مرجائے اور مرنے سے قبل توبہ نہیں کیا تو پھر اسے معاف نہیں کیا جائے گا اور اس کا ٹھکانہ ہمیشہ کے لئے جہنم اور اس کی دہکتی ہوئی آگ ہوگی اور اس پر جنت اور اس کی نعمتیں حرام کردی جائیں گی۔چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَغۡفِرُ أَن يُشۡرَكَ بِهِۦ وَيَغۡفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَآءُۚ وَمَن يُشۡرِكۡ بِٱللَّهِ فَقَدۡ ضَلَّ ضَلَٰلَۢا بَعِيدًا (النساء-116)

ترجمہ: بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور شرک سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرمادیتا ہے۔اور جس نے خدا کا شریک ٹھہرایا اس نے بڑے گناہ کا طوفان باندھا۔

کچھ لوگ اس پر امید پر گناہ کر بیٹھتے ہیں کہ کفر و شرک کے علاوہ گناہ کی بخشش کا

امکان ہے، ایسے لوگوں کو چاہئے کہ اس امید پر گناہوں میں ہرگز نہ پڑیں کہ یہ بہت خطرناک اقدام ہے۔اس لئے مسلمانوں کو چاہئے کہ تمام گناہوں سے کنارہ کشی اختیار کریں اور ہرگز گناہوں کا ارادہ نہ کریں۔اللہ تعالیٰ ہمیں گناہوں سے بچائے اور نیکیوں کی توفیق بخشے۔آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

ہندوانہ مراسم کی مذمت اور ان سے توبہ:

ہندوانہ رسم و رواج کی مذمت و ہلاکت اور پھر اس سے توبہ کے حوالے سے حضور شیر نیپال کا درج ذیل فتویٰ ضرور ملاحظہ کیا جائے، جس میں آپ نے ان ہندوانہ و مشرکانہ مراسم کا شرعی حکم بیان فرمایا ہے جو کفر کے دائرے میں آتے ہیں، جن کے ارتکاب کی وجہ سے ایک مسلمان شخص ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے اور اپنی آخرت کو برباد کر لیتا ہے، اس کے سارے اعمال رائیگاں ہو جاتے ہیں۔پھر آپ نے چند بہت اہم اور بنیادی معلومات ایمان و کفر اور عقائد کے حوالے سے تحریر فرمائے ہیں بعدہ ان اعمال و افعال کفریہ سے توبہ کرنے والے شخص کے لئے بھی تسلی بخش نسخے تجویز فرمائے ہیں۔آپ سے سوال ہوا:

''ایک مسلم شخص جو ہندوانہ رسم و رواج مثلاً بھگتئی کرتا تھا مگر اب اس نے یہ کام کرنا ترک کر دیا ہے اور توبہ بھی کر چکا ہے، تو اب مسلمانوں کا اس کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہئے؟

گیارہ بنیادی باتیں:

یہ بہت اہم سوال ہے اور اس کا جواب تو نہایت ہی لائق عمل اور ذریعہ نجات ہے، اس لئے حضور شیر نیپال نے اس حوالے سے جو کچھ تحریر فرمایا ہے اس پر مسلمانوں کو غور و فکر اور جو شرعی رہنمائی کی گئی ہے اس کے مطابق عمل کرنا چاہئے۔

آپ اس سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں:

جواب مسئلہ سے قبل چند کلمات ذہن نشیں کریں:

(۱) مسلمان کو مسلمان کافر کو کافر جاننا ضروریات دین سے ہے۔

(۲) جس شخص نے قطعاً کفر کیا ہو اس کے کفر میں شک کرنا بھی کفر ہے کہ قطعی کافر کے کفر میں شک بھی آدمی کو کافر بنا دیتا ہے۔

(۳) خاتمہ پر بنا روز قیامت اور ظاہر پر مدار حکم شرع ہے۔ مثلاً یہودی یا نصرانی یا بت پرست یا وہابی یا دیوبندی یا پھلواروی مر گیا تو ہم کو اللہ و رسول کا حکم یہی ہے کہ اسے کافر ہی جانیں، اس کی زندگی میں اور موت کے بعد تمام وہی معاملات اس کے ساتھ کریں جو کافروں کے لیے ہیں۔ مثلاً میل جول، شادی بیاہ، نماز جنازہ، کفن دفن۔ جب اس نے کفر کیا تو فرض ہے کہ ہم اسے کافر ہی جانیں اور خاتمہ کا حال علم الٰہی پر چھوڑیں۔

(۴) جو کسی کافر کے لیے اس کے مرنے کے بعد مغفرت کی دعا کرے، یا کسی مردہ مرتد کو مرحوم یا مغفور یا کسی مردہ ہندو کو بیکنٹھ باشی کہے وہ خود کافر ہے۔

(۵) بعض اعمال جو قطعا منافی ایمان ہوں ان کے مرتکب کو کافر کہا جائے گا جیسے بت یا چاند یا سورج کو سجدہ کرنا اور قتل نبی یا نبی کی توہین یا مصحف شریف یا کعبہ معظّمہ کی توہین اور کسی سنت کو ہلکا بتانا، یہ باتیں یقینا کفر ہیں۔ یونہیں بعض اعمال کفر کی علامت ہیں جیسے زنار باندھنا، سر پر چوٹیا رکھنا، قشقہ لگانا ایسے افعال کے مرتکب کو فقہائے کرام کافر کہتے ہیں۔ تو جب ان اعمال سے کفر لازم آتا ہے تو ان کے مرتکب کو ازسر نو اسلام لانے اور اس کے بعد اپنی عورت سے تجدید نکاح کا حکم دیا جائے گا۔

(۶) ایمان اسے کہتے ہیں کہ سچے دل سے ان سب باتوں کی تصدیق کرے جو ضروریات دین ہیں اور کسی ایک ضروری دینی کے انکار کو کفر کہتے ہیں اگرچہ باقی تمام ضروریات کی تصدیق کرتا ہو۔ ضروریات دین وہ مسائل دین ہیں جن کو ہر خاص و عام جانتے ہوں، جیسے اللہ عزوجل کی وحدانیت، انبیاء کی نبوت، جنت و نار، حشر و نشر وغیرہ۔

ایسے ہی بعض اعمال کفریہ کاارتکاب کفر ہے، جیسے منڈپ کو پوجنا، بھگتی کرنا۔

(۷) افعال شرکیہ اور اعمال کفریہ کے مرتکبین بے دین، کافرین اور بدترین مرتدین ہیں۔ ایسے لوگ بے توبہ صادقہ مریں تو نہ ان کے لیے نماز جنازہ، نہ مسلمانوں کا سا کفن، نہ غسل، نہ دفن اور نہ ان کے واسطے مسلمانوں کا مدفن۔

(۸) توبہ کرنے والے پر یہ بھی ضروری ہے کہ جس گناہ میں وہ مبتلا ہوا اس خاص گناہ سے توبہ کرے۔ مثلاً وہابی ہے تو وہابیت سے، دیوبندی ہے تو دیوبندیت سے، پھلواری ہے تو پھلواریت سے، یہودی ہے تو یہودیت سے، نصرانی ہے تو نصرانیت سے۔ مرتد کا مرید ہے تو اس کی بیعت سے، بت پرست ہے تو اس کی پوجا سے اور بھگتی کرنے والا ہے تو بھگتی کرنے سے۔

(۹) اعلانیہ گناہ کی توبہ اعلانیہ فرض ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اذا اعملت سیئۃ فاحدث عندھا توبۃ السر بالسر والعلانیۃ بالعلانیۃ۔ جب تو گناہ کر بیٹھے تو فوراً توبہ کر خفیہ کی خفیہ اور اعلانیہ کی اعلانیہ۔

(۱۰) کسی کافر مرتد کے عادتاً توبہ کرنے، استغفر اللہ استغفر اللہ پڑھنے سے اس کا اسلام ثابت نہ ہوگا، بلکہ ایسے لوگ نماز بھی پڑھیں، روزہ رکھیں، حج بھی کریں، زکوٰۃ بھی دیں جب بھی ان کا اسلام ثابت نہ ہوگا، جب تک اس خاص کفر سے ان کی توبہ تجدید ایمان ثابت نہ ہو۔

(۱۱) کافر مرد کا اسلام لانا اور توبہ کرنا دو عادل مرد مومن کی شہادت کے بغیر ثابت نہیں ہوسکتا، جو یوں شہادت پیش کریں کہ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اس بات پر مطلع ہوا کہ مثلاً اس نے بت پوجنے، بھگتی کرنے، یا دیوبندیت یا وہابیت یا پھلواریت سے بیزار ہوکر ندامت کے ساتھ توبہ کی اور اب میں اس کی خبر دیتا ہوں۔
(عامۂ کتب عقائد)

مسئلہ کا جواب شافی:

اب جواب مسئلہ سنیں: شخص مذکور فی السوال نے جب بتوں اور بھوتوں کی پرستش کی اور بھگتی کو اپنا شیوہ اور پیشہ بنایا تو قطعا یقینا اجماعاً بلا شک وشبہ کافر ومرتد ہوگیا۔ عورت رکھتا تھا وہ بھی نکاح سے نکل گئی، اس درمیان کی اس کی اولاد اولاد زنا قرار پائے گی۔ ایسے مرتد کے ساتھ میل جول سلام وکلام حرام، اسے پاس بیٹھانا حرام، اس کے پاس بیٹھنا حرام۔ بیماری میں اس کی عیادت حرام، بے توبہ صادقہ مرنے پر مسلمانوں کا سا غسل وکفن دینا حرام، اس کا جنازہ اٹھانا حرام، اس کی نماز جنازہ حرام، مقابر مسلمین میں دفن کرنا حرام، اس کی قبر پر جانا حرام، اس کے لیے ایصال ثواب حرام ۔ بلکہ دانستہ نماز جنازہ پڑھنے اور دعائے مغفرت کرنے والے ایمان سے خارج قرار پائیں گے۔ دانستہ شریک ہونے والے پر توبہ، تجدید ایمان اور تجدید نکاح ضرور فرض ولازم۔

اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ ایک غیر مقلد کی نماز جنازہ ایک غیر مقلد عالم کے پیچھے پڑھنے والے حنفی امام کے بارے میں فرمایا ہے کہ:

''اس شخص کے پیچھے نماز ہرگز جائز نہیں اور اس پر توبہ وتجدید اسلام لازم ہے اور اگر عورت رکھتا ہے تو بعد توبہ وتجدید اسلام نکاح بھی کرے۔''

(فتاویٰ رضویہ ج٦ ص:١٢١)

سورہ توبہ کی ایک آیت کی ایمان افروز تفسیر:

اورخزائن العرفان میں زیر آیت کریمہ: وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّ لَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖؕ-اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ مَاتُوْا وَ هُمْ فٰسِقُوْنَ۔ (ترجمہ: اوران میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز جنازہ نہ پڑھنا اور نہ اس کی

قبر پر کھڑے ہونا۔ بیشک انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا اور نافرمانی کی حالت میں مر گئے۔) صدر الافاضل علیہ الرحمہ والرضوان فرماتے ہیں:

''کافر کے جنازے کی نماز کسی حال میں جائز نہیں اور کافر کی قبر پر دفن وزیارت کے لیے کھڑے ہونا بھی ممنوع ہے۔ جس شخص کے مومن یا کافر ہونے میں شبہ ہو اس کے جنازہ کی نماز نہ پڑھی جائے۔ جب کوئی کافر مرجائے اور اس کا ولی مسلمان ہو تو اس کو چاہئے کہ بطریق مسنون غسل نہ دے، بلکہ نجاست کی طرح اس پر پانی بہادے اور نہ کفن مسنون دے، بلکہ اتنے کپڑے میں لپیٹ دے جس سے ستر چھپ جائے اور نہ سنت طریقہ پر دفن کرے، نہ بطریق سنت قبر بنائے صرف گڑھا کھود کر دبا دے ملخصاً۔

وقال اللہ تعالیٰ: مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَن يَسۡتَغۡفِرُواْ لِلۡمُشۡرِكِينَ وَلَوۡ كَانُوٓاْ أُوْلِي قُرۡبَىٰ مِنۢ بَعۡدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمۡ أَنَّهُمۡ أَصۡحَٰبُ ٱلۡجَحِيمِ۔

(التوبة-113)

ترجمہ: نبی اور ایمان والوں کو لائق نہیں کہ مشرکوں کو بخشش چاہیں، اگرچہ رشتہ دار ہوں جب کہ انہیں کھل گیا کہ وہ دوزخی ہیں۔

توبہ صادقہ:

اور اگر اس نے توبہ صادقہ خالصہ کر لی یعنی اعمال ماضیہ اور افعال گزشتہ مثلاً بتوں کی پوجا اور بھگتی وغیرہ مشرکانہ کافرانہ طور طریقے جن کا وہ مرتکب تھا، انہیں جانتا ہوا نفرت کرتا، بیزاری سے دکھلاتا، ندامت کا اظہار کرتا ہوا اس عزم بالجزم کے ساتھ توبہ صحیحہ کر لیا تھا کہ آئندہ ہرگز ہرگز ان افعال خبیثہ کا ارتکاب نہ کرے گا اور یہ توبہ بالاعلان کیا ہو یا کم از کم دو مرد مومن عادل کے سامنے۔ اور بعد توبہ تادم مرگ کوئی قول وفعل ایمان کے منافی نہ پایا گیا ہو تو مسلمان، اس کی نماز جنازہ اور اس کے لیے مجلس ایصال

ثواب جائز وروا۔ باوصف قدرت منع نہ کیا تو گنہگار ہے توبہ کرے۔ تجدید نکاح اس صورت میں ہے کہ وہ بے توبہ مرا اور اس کے مشرکانہ افعال کا علم رکھتے ہوئے جو لوگ شریک جنازہ ہوئے اور دعاے مغفرت کی اور جو لوگ نادانستہ شریک ہوئے ان پر صرف توبہ ہے، تجدید نکاح نہیں۔''

(فتاویٰ برکات)

گھر سے پیڑھی اکھاڑ پھینکوایا:

کچھ مسلمان جو نادانی و جہالت کے سبب اپنے گھروں میں کفار و مشرکین کے بتوں کے نام سے منسوب پیڑھی (مٹی کا ڈھیر) رکھتے تھے، جس پر وہ پانی دودھ، اگر بتی وغیرہ تعظیم کے ساتھ رکھتے تھے، جو کہ اسلامی عقائد کے بالکل خلاف اور ایمان سے محروم کر دینے والا عمل ہے۔ مگر حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کی کوششوں اور تبلیغی خدمات کی وجہ سے ایسے لوگ بھی تائب ہو گئے اور اپنے گھروں سے اس پیڑھی کو اکھاڑ پھینکا۔ اس حوالہ سے ایک چشم دید واقعہ آپ کے خلیفہ فاتح نیپال گنج حضرت مولانا عبد الجبار منظری صاحب اپنی کتاب نقوش حیات شیر نیپال میں لکھتے ہیں:

''حضرت جب جنکپور تشریف لائے تو آپ نے مسلمانوں کے دینی و تعلیمی حالات کا جائزہ لیا، علاقہ کے گاؤں دیہات کا دورہ شروع کیا اور مسلم آبادی والے گاؤں میں جہاں کی مسلم آبادی قدیم ہونے کے باوجود نہ مسجد تھی نہ مکتب، آپ نے ان گاؤں کے مسلمانوں کو مسجد و مدرسہ اور مکتب قائم کرنے کے لئے بیدار کیا، تاکہ مسلم آبادی میں دینی و تعلیمی بیداری آئے، معاشرہ سے جہالت کا خاتمہ ہو اور مسلمان اپنے اسلامی عقائد پر قائم رہیں، اسلامی احکام کی پابندی کریں، خود دیندار بنیں اور اپنے بچوں کو دیندار بنائیں، تعلیم کے لئے بچوں کو مکتب و مدرسہ میں بھیجیں۔ ابتدائی دور میں آپ نے نیپال کی سنگلاخ زمین کو گلشن بنانے میں پوری توجہ دی اور آپ کی کوششیں

وعظ وتبلیغ سے بہت سے گاؤں میں مساجد ومدارس اور مکاتب قائم ہوئے۔ کنہر پٹی گاؤں، مٹی پٹی، سارسر، ہارسر، گودار کی مسلم آبادی میں مساجد نہیں تھیں، ان گاؤں کے مسلمانوں کا رابطہ جب حضرت سے ہوا تو آپ نے وہاں کے مسلمانوں کو مساجد ومکاتب قائم کرنے کا مشورہ دیا، امام ومدرس ان جگہوں میں بھیجا۔ بعض مساجد کی سنگ بنیاد میں تو میں بھی حضرت کے ساتھ تھا۔ ہارسر گاؤں کے مسلمان جب مسجد ومکتب کے لئے تیار ہوئے تو آپ نے امامت اور بچوں کی تعلیم کے لئے صوفی محمد حنیف صاحب جلیشور کو ہارسر بھیجا، صوفی صاحب امامت وبچوں کی تعلیم اور اصلاح معاشرہ کا کام بحسن وخوبی انجام دیتے رہے، یہاں تک کہ تعمیر مسجد کا منصوبہ بنایا اور سنگ بنیاد کا جلسہ منعقد کیا اور حضرت شیر نیپال وحافظ زاہد حسین مجیبی اور راقم الحروف (عبدالجبار منظری) کو مدعو کیا۔ سب مدعو حضرات شریک جلسہ ہوئے، بوقت تین بجے شب جلسہ صلاۃ وسلام اور حضرت کی دعاؤں پر ختم ہوا۔ کل بعد نماز ظہر مسجد کی سنگ بنیاد ہے، بعد فجر ناشتہ پر گاؤں کے کچھ لوگوں نے بیان کیا کہ فلاں کباری بت پوجتا ہے، اپنے گھر کے ایک گوشہ میں ترشول میں کپڑا لگا کر مٹی کے ڈھیڑ (پیری) کے پاس گاڑ رکھا ہے، وہاں دھوپ اگربتی اور چراغ جلاتا ہے۔ عوام کی باتوں کی تصدیق صوفی محمد حنیف انصاری نے بھی کی اور کہا کہ میں نے بہت سمجھایا مگر وہ ماننے کو تیار نہیں۔ حضرت نے ان باتوں کو سن کر استغفر اللہ لا الٰہ الا اللہ پڑھنا شروع کر دیا اور حافظ زاہد حسین سے فرمایا آج تک آپ لوگ کیا کر رہے تھے برادری کے نام پر چندہ وصولی اور بس، حضرت بہت ناراض ہوئے اور فرمایا بلائیے ان کو۔ گاؤں والے بلا کر لائے اور حضرت نے ان کو نصیحت کی اور خوب سمجھایا، وہ اٹھ کر چلا گیا۔ حضرت نے حافظ زاہد حسین سے کہا کہ آپ جائیے اور بتوں سے اس گھر کو پاک کیجئے۔ حافظ زاہد حسین مجیبی جانے کو تیار نہیں ہوئے، حضرت نے مجھ سے کہا کہ آپ جائیے اور اس کام کو انجام دیجئے۔ میں جانے کو تیار ہو گیا تو حضرت نے

زاہد مذکور سے کہا اب تو منظری صاحب کے ساتھ چلے جایئے۔ہم دونوں اس کے گھر کے آنگن میں پہنچے، میں نے پوچھا ترشول اور مٹی کا ڈھیر کہاں ہے؟ ایک نے بتایا اس روم کے ایک گوشہ میں ہے، میں نے مکان مالک سے کہا اندر چلئے، اس نے انکار کیا، مجھے لگا کہ یہ ڈر رہا ہے۔ میں نے کہا آپ کو ڈر لگتا ہے میں اکھاڑ دوں؟ وہ راضی ہوگیا اور میں کچھ جوانوں کو ساتھ لے کر اس مکان میں داخل ہوا تو ویسا ہی پایا جیسا لوگوں نے بیان کیا تھا۔ گھر کے مغربی جنوبی گوشہ میں ترشول مٹی کا تودہ (پیری) مٹی کا کٹورہ، سرخ کپڑا، میں نے بلند آواز سے پڑھا لا الٰہ الا اللہ، اللہ اکبر اور سارے خرافات کو ایک بوری میں رکھا اور لے کر حضرت کے پاس آ گیا۔ حضرت نے دیکھا اور فرمایا اسے کہیں پھینک دو۔ میں نے عرض کیا حضرت غیر مسلم دیکھیں گے تو فساد پیدا کریں گے، مناسب یہ ہے کہ اس بوری کو ہردی نہر میں ڈال کر بہا دیتا ہوں اور غسل بھی کرلوں گا، بت کو ہاتھ لگانے سے دل میں کراہت محسوس ہورہی ہے اور میں نے ایسا ہی کیا۔ حضرت نے ان لوگوں کو توبہ اور تجدید ایمان و نکاح کرادیا اور اسلام پر ثابت رہنے کی تلقین کی اور دعائیں دیں۔‘‘

(نقوش حیات ص ۷۸ تا ۷۹)

تیسرا باب:

وہابی سے رشتہ اور فتاویٰ شیر نیپال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فرقہ وہابیہ اور اس کا فتنہ:

فرقہ وہابیہ ایک ایسا فرقہ ہے جس نے مذہب کے نام پر، احادیث کے نام پر اور نماز و عبادات کے نام پر مسلمانوں میں فساد و انتشار پیدا کیا۔ وہابیت کی شکل میں مسلمانوں کے مابین ایک نئے فتنہ کا وجود ہوا اور مسلمان آپس میں دست و گریباں ہو گئے۔ اس فتنہ نے اپنوں میں پھوٹ ڈال دی، رشتوں کی عظمت کو پامال کر دیا، اسلام و سنیت کی دیوار میں دیمک بن اسے کھوکھلا کرنے کی کوشش کی۔ ملت واحدہ جس کی عظمت و اہمیت اور حقانیت و صداقت قرآن مقدس اور احادیث نبویہ میں مثل آفتاب و ماہتاب چمک رہی تھی اسے گروہوں میں بانٹ دیا اور امت مسلمہ اس فتنہ کے باعث اعتقادی و فکری طور پر اضطرابیت کے شکار ہوگئی۔ مگر اہل حق نے اس فتنہ کے سر ابھارتے ہی اپنے قلم و زبان سے کچلنے میں کوئی کسر نہ رکھی اور متفقہ فیصلہ علمائے اسلام نے اس کے باطل و غیر اسلامی ہونے پر دیا اور اس طرح اس فتنہ کی سیلاب سے مسلمانوں کی حفاظت کی۔ مگر اس کے باوجود یہ فتنہ آج بھی پورے طوفان شر انگیزی کے ساتھ اور نت نئے جالوں اور چالوں سے مسلمانوں کے مابین پنپ رہا ہے اور اس فتنہ کے مبلغین و ناشرین سنی عوام کو گمراہ کرنے، ورغلانے اور اپنے دام تزویر میں پھنسانے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ مگر جس طرح ہمارے اسلاف نے ماضی میں اس فتنہ کی

سرکوبی کی ہے اسی طرح تاہنوز کررہے ہیں اور تا قیامت اہل حق اپنے نوک زبان وقلم سے باطل وگمراہ جماعتوں کی سرکوبی اور اسے انجام تک پہنچا کرمسلمانوں کے عقائد کی حفاظت کرتے رہیں گے اور سنی مسلمانوں کو ان گمراہ و باطل پرست فرقوں سے ہر طرح سے دور رکھنے کی سعی مستحسن کرتے رہیں گے۔

نیپال و بہار سے وہابیت کا جنازہ:

ملک نیپال اور اس سے متصل بہار کے اضلاع وعلاقوں میں جب اس شیطانی گروہ وہابیت نے سر ابھارا اور سنی مسلمانوں کے عقائد پر حملہ کرنے کی جسارت کی تو حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ نے خوب زبردست انداز میں اس کا ردبلیغ کیا، اس کے فاسد عقائد کو عوام کے سامنے رکھا اور دلائل و براہین کی روشنی میں اس کے عقائد باطلہ کا رد فرمایا اور اہل سنت کی حقانیت کا پرچم لہرایا۔تقریر ومناظرہ ومباحثہ کے ذریعہ تو آپ نے اس کا رد کیا ہی مگر فتاویٰ کے ذریعہ بھی رد فرمایا اور سنی مسلمانوں کو وہابیوں کے شر سے بچایا۔ جو لوگ وہابیوں کے ساتھ رشتہ داری کرتے تھے، شادی بیاہ کرتے اور اس میں شرکت کرتے تھے اس کے غیر شرعی ہونے کا فیصلہ اور اس کے نقصانات سے آگاہ کرکے آپ نے سنی عوام کی رہنمائی فرمائی اور وہابیوں کے جال و چال میں بھکنے اور پھنسنے سے روکا ہے۔ یہ حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کی عظیم خدمات میں سے ہے اور ایسی کوشش جس سے ہزاروں سنی مسلمانوں کا ایمان وعقیدہ محفوظ ہوگیا اور ان کی بیٹیاں زنا جیسے عظیم گناہ سے بچ گئیں۔

فرقہ وہابیہ کیا ہے:

آئے حضور شیر نیپال کی اس کوشش وخدمت جلیلہ کو آپ کے فتاویٰ کی روشنی میں ملاحظہ کرتے ہیں، مگر اس سے پہلے وہابی جیسے باطل گروہ و جماعت واور مذہب و دھرم کے بارے میں تھوڑا جان لیا جائے۔حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ بہار شریعت حصہ اول میں اس جماعت کا تعارف اور حکم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''وہابی یہ ایک نیا فرقہ ہے جو ۱۲۰۹ھ میں پیدا ہوا، اِس مذہب کا بانی محمد بن عبدالوہاب نجدی تھا، جس نے تمام عرب، خصوصاً حرمین شریفین میں بہت شدید فتنے پھیلائے، علما کو قتل کیا صحابۂ کرام وائمہ وعلما وشہدا کی قبریں کھود ڈالیں، روضۂ انور کا نام معاذ اللہ ''صنمِ اکبر'' رکھا تھا یعنی بڑا بت۔ اور طرح طرح کے ظلم کیے جیسا کہ صحیح حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی تھی کہ ''نجد سے فتنے اٹھیں گے اور شیطان کا گروہ نکلے گا'' وہ گروہ بارہ سو برس بعد یہ ظاہر ہوا۔ علامہ شامی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اِسے خارجی بتایا۔ اِس عبدالوہاب کے بیٹے نے ایک کتاب لکھی جس کا نام ''کتاب التوحید'' رکھا، اُس کا ترجمہ ہندوستان میں ''اسماعیل دہلوی'' نے کیا، جس کا نام ''تقویۃ الایمان'' رکھا اور ہندوستان میں اسی نے وہابیت پھیلائی۔

اِن وہابیہ کا ایک بہت بڑا عقیدہ یہ ہے کہ جو اِن کے مذہب پر نہ ہو، وہ کافر مشرک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بات بات پر محض بلا وجہ مسلمانوں پر حکمِ شرک وکفر لگایا کرتے اور تمام دنیا کو مشرک بتاتے ہیں۔ چنانچہ ''تقویۃ الایمان'' صفحہ ۴۵ میں وہ حدیث لکھ کر کہ ''آخر زمانہ میں اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا جو ساری دنیا سے مسلمانوں کو اٹھالے گی۔'' اِس کے بعد صاف لکھ دیا: ''سو پیغمبرِ خدا کے فرمانے کے موافق ہوا''، یعنی وہ ہوا چل گئی اور کوئی مسلمان روئے زمین پر نہ رہا، مگر یہ نہ سمجھا کہ اس صورت میں خود بھی تو کافر ہو گیا۔

اِس مذہب کا رکنِ اعظم، اللہ (عَزَّ وَجَلَّ) کی توہین اور محبوبانِ خدا کی تذلیل ہے، ہر امر میں وہی پہلو اختیار کریں گے جس سے منقصت نکلتی ہو۔ اس مذہب کے سرگروہوں کے بعض اقوال نقل کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے، کہ ہمارے عوام بھائی ان کی قلبی خباثتوں پر مطلع ہوں اور ان کے دامِ تزویر سے بچیں اور ان کے جبّہ ودستار پر نہ جائیں۔ برادرانِ اسلام بغور سُنیں اور میزانِ ایمان میں تولیں کہ ایمان سے زیادہ عزیز

مسلمان کے نزدیک کوئی چیز نہیں اور ایمان، اللہ و رسول (عَزَّ وَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم) کی محبت و تعظیم ہی کا نام ہے۔ ایمان کے ساتھ جس میں جتنے فضائل پائے جائیں وہ اُسی قدر زیادہ فضیلت رکھتا ہے، اور ایمان نہیں تو مسلمانوں کے نزدیک وہ کچھ وقعت نہیں رکھتا اگرچہ کتنا ہی بڑا عالم وزاہد و تارک الدنیا وغیرہ بنتا ہو، مقصود یہ ہے کہ اُن کے مولوی اور عالم فاضل ہونے کی وجہ سے اُنھیں تم اپنا پیشوا نہ سمجھو، جب کہ وہ اللہ و رسول (عَزَّ وَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم) کے دشمن ہیں، کیا یہود و نصاریٰ بلکہ ہنود میں بھی اُن کے مذاہب کے عالم یا تارک الدنیا نہیں ہوتے؟! کیا تم اُن کو اپنا پیشوا تسلیم کر سکتے ہو؟! ہرگز نہیں! اِسی طرح یہ لامذہب و بدمذہب تمہارے کسی طرح مقتدا نہیں ہو سکتے۔''

(بہار شریعت حصہ 1 ص 107 تا 108 مطبوعہ دعوت اسلامی)

حضرت حکیم الامت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں:

''اسماعیل دہلوی کے معتقدین دو گروہ بنے ایک تو وہ جنھوں نے اماموں کی تقلید کا انکار کیا جو غیر مقلد وہابی کہلائے، دوسرے وہ جنھوں نے دیکھا کہ، اس طرح اپنے کو ظاہر کرنے سے مسلمان ہم سے نفرت کرتے ہیں انہوں نے اپنے کو حنفی ظاہر کیا، نماز روزے میں ہماری طرح ہمارے سامنے آئے، ان کو کہتے ہیں گلابی وہابی یا دیوبندی۔

(جآء الحق حصہ اول صفحہ 5 مطبوعہ فاروقیہ بک ڈپو دہلی)

وہابی وغیر مقلدین اور دیوبندی کے عقائد و افکار کے حوالے سے مختصرا جاننے کے بعد اب آئے حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کی اصلاحی خدمات اس حوالے سے ملاحظہ کرتے ہیں اور اس کے لئے آپ کی تصانیف خصوصا فتاویٰ برکات کی تمام حصوں کا مطالعہ کریں گے تو ہر حصہ میں مع وہابی دیگر گمراہ فرقوں کا رد ملے گا بطور خاص وہابی اور دیوبندی کا تو اکثر فتاویٰ میں اس کی خباثت و بدباطنی، بدفکری، مکاری اور بدعقیدگی کو

ظاہر فرما کر اس کا رد فرمایا ہے، مسلمانوں کے دور رہنے کا حکم فرمایا اور اس سے بیزاری کی دعوت وتلقین فرمائی ہے۔نکاح وطلاق کے باب میں تو اس کثرت سے فتاویٰ میں رد ہے کہ لگتا ہے کہ پورا فتاویٰ اس کے وجود کو مٹانے میں قہر برپا کر رہے ہیں۔اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اس زمانہ میں وہابیت کا فتنہ کس طرح شباب پر تھا اور لوگ کس طرح اس کی چال وجال میں پھنسائے جارہے تھے۔یہی وجہ تھی کہ اس فتنہ کو کچلنے میں اور اس سے مسلمانوں کو بچانے میں آپ نے کوئی کسر نہ رکھی۔مگر افسوس اس بات پر ہے کہ آج ہماری ہی جماعت کے کچھ جبہ ودستار اور کلاہ و گچھا والے نتائج سے بے خبر ہوکر وہابیت کی تقسیم کاری کر کے عوام الناس کی بھیڑ میں وہابی کے ساتھ نکاح کے جواز کا نعرہ بلند کرتے ہیں، جس سے سنیت کو سخت نقصان اور وہابیت کا فروغ ہوگا۔اس لئے ایسے ذمہ دار اہل علم کو چاہئے کہ وہابی کے ساتھ نکاح کا حکم جاری کرنے سے پہلے اس کے مضر نتائج پر بھی غور وفکر کرلیں۔

وھابی سے نکاح حرام

وہابی کے یہاں شادی بیاہ جائز ہے یا نہیں اور اس کے نقصانات کیا ہیں اس حوالے سے حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ نے ایک استفتا کے جواب میں تفصیل کے ساتھ کئی ایک احادیث کریمہ کی روشنی میں حکم شرعی بیان فرمایا ہے، چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں:

''اس کی صحبت میں دینا حرام اور سخت حرام ہے کہ یہ گمراہ اور گمراہ گر ہیں۔ ہر بے دینوں سے بڑھ کر بے دین، ہر ظالموں سے بڑھ کر ظالم، ہر کافروں سے بدتر کافر ہیں۔شان الوہیت وشان رسالت کے گستاخ ہیں، سرکار دوعالم مالک رقاب امم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتکریم سے بھاگنے والے اور چڑھ رکھنے والے ہیں ،خداوند کریم اور اس کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہیں۔علمائے حرمین

شریفین زادہم اللہ تعالیٰ شرفاً تعظیماً نے بالاتفاق ان پر کفر وارتداد کا فتویٰ دیا ہے، ان سے میل جول حرام بتایا ہے، شرع شریف سے بہت دلائل قائم ہیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَلَا تَقۡعُدۡ بَعۡدَ ٱلذِّكۡرَىٰ مَعَ ٱلۡقَوۡمِ ٱلظَّٰلِمِينَ (الأنعام-68)

ترجمہ: نصیحت پانے کے بعد ظالموں کے پاس نہ بیٹھو اور وہابی سے بڑھ کر ظالم کون ہے؟

دوسری جگہ ارشاد ربانی ہے:

وَلَا تَرۡكَنُوٓاْ إِلَى ٱلَّذِينَ ظَلَمُواْ فَتَمَسَّكُمُ ٱلنَّارُ۔" (هود-113)

ترجمہ: میل نہ کرو ظالموں کی طرف کہ تمہیں دوزخ کی آگ چھوئے۔

(2) عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: لاَتُصَاحِب إلاَّمُؤْمِنًا، وَلاَيَأْكُل طَعَامَك إلاَّتَقِي"

(ابوداؤد حدیث نمبر 4832، مسند احمد حدیث نمبر ۱۱۳۳۷)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صحبت نہ رکھ مگر ایمان والوں سے اور تیرا کھانا نہ کھائے مگر پرہیزگار۔

(3) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

عن أبي موسى الأشعري قال: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالْجَلِيسِ السَّوْءِ، كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيرِ، فَحَامِلُ الْمِسْكِ، إِمَّا أَنْ يُحْذِيَك، وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً، وَنَافِخُ الْكِيرِ، إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَك، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ رِيحًا خَبِيثَةً۔

(بخاری حدیث نمبر 2101، مسلم حدیث نمبر 2628)

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا "نیک ہم نشیں اور بد جلیس (برے ساتھی) کی مثال یہ ہے کہ جیسے ایک کے پاس مشک ہے، دوسرا دھکنی دھونک رہا ہے مشک والا یا تو تجھے مشک دے یا تو اس سے مول لے گا اور کچھ نہ سہی تو خوشبو تو آئے گی۔ اور وہ دوسرا یا تیرے کپڑے جلا دے گا یا تو اس سے بد بو پائے گا۔"

(4) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِيَّاكَ وَقَرِينُ السُّوءِ فَإِنَّكَ بِهِ تُعْرَفُ۔

(جامع صغیر للسیوطی حدیث نمبر 2891)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا برے ساتھی سے بچ کہ تو اسی کے ساتھ پہچانا جائے گا۔

(5) عَنْ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُجَالِسُوا أَهْلَ الْقَدَرِ وَلَا تفاتحوهم۔

(مستدرک حاکم ج1 ص85, سنن ابوداود حدیث نمبر:4710)

ترجمہ: قدریہ (منکرین تقدیر) کے پاس نہ بیٹھو اور نہ انہیں پاس بیٹھاؤ اور نہ ہی ان سے بات چیت میں پہل کرو۔ (اور نہ کسی معاملہ میں ان کے پاس فیصلہ لے جاؤ یا ان سے سلام کلام مت کرو۔ امجدی)

اور وہابی تو اس سے بھی بدتر ہے تو پھر اس کی پرورش میں بچی کو دینا کیسے روا ہوگا۔

(6) سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"سیاتی قوم یسبونهم وینقصونهم فلاتجالسولهم ولاتشاربوهم ولا تاکلوهم ولاتناکحوهم۔

(کنز العمال ص ۱۳۳، ج ۲ حدیث نمبر ۲۰۸۵)

ترجمہ: اور عنقریب ایک قوم آئے گی جو اصحاب اور اصہار کو برا کہے گی، ان کی

شان کو گھٹائے گی، تم ان کے پاس مت بیٹھنا، نہ ان کے ساتھ پانی پینا، نہ کھانا کھانا، نہ شادی بیاہ کرنا۔

جب صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو بُرا کہنے والوں کا یہ حکم ہے تو خدا ورسول کی جناب میں گستاخیاں کرنے والوں کی نسبت کس قدر سخت حکم چاہئے، عبرت پکڑ و سنیو!

(7) حدیث شریف میں ہے:

"تَقَرَّبوا إلَی اللّٰہِ تعالی بِبُغضِ أھلِ المَعاصي، وَالقَوھُم بِوُجوہٍ مُکفَھِرَّۃٍ، والتَمِسوا رِضا اللّٰہِ بِسَخَطِھِم، وتَقَرَّبوا إلَی اللّٰہِ بِالتَّباعُدِ مِنھُم" (کنز العمال حدیث نمبر 5585)

ترجمہ: اللہ کی طرف تقرب کرو اہل معاصی کے بغض سے اور ان سے ترشروئی کے ساتھ ملو اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی ان کی خفگی میں ڈھنڈو اور اللہ کی نزدیکی ان کی دوری سے چاہو۔

لڑکی کو وہابی کی پرورش میں دینا اس سے محبت کی دلیل ہے اور اس سے محبت زہر قاتل سے زیادہ برا کہ اس سے جان جاتی ہے اور اس سے ایمان۔ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے:

"وَمَنۡ یَّتَوَلَّھُمۡ مِّنۡکُمۡ فَاِنَّہٗ مِنۡھُمۡ۔" (مائدہ آیت نمبر 51)

ترجمہ: جو تم میں ان سے دوستی کرے گا انہیں میں شمار کیا جائے گا۔

حدیث شریف میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"من احب قوماً حشرہ اللّٰہ فی زمرتھم۔"

(المعجم الکبیر حدیث نمبر 2519)

ترجمہ: جو جس قوم سے دوستی کرے گا اللہ اس کو انہیں کے گروہ میں اٹھائے گا۔

صحبت بد کا بہت برا اثر ہوتا ہے، اسی لیے حضرت مولانا رومی علیہ الرحمہ اپنی

مثنوی میں فرماتے ہیں:

صحبت صالح ترا صاحب کند
صحبت طالح ترا طالح کن

تاتوانی دور شو از یاربد
یار بدبدتر بود از ماربد

مذکورہ بالا فتویٰ جو آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ سے مبرہن ومزین ہے کس انداز میں اہل سنت کی رہنمائی کرتا ہوا نظر آتا ہے، صاحب فتویٰ کس قدر خیر خواہی بھرے انداز میں مختلف جہتوں سے اس خطرناک اور ایمان کش وبا وفتنہ کا سد باب کرتے ہوئے اور عوام اہل سنت کو متنبہ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

اس فتویٰ کے اخیر میں حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ نے وہابیوں کے ساتھ شادی بیاہ کرنے والے سنی مسلمانوں کی غیرت ایمانی کو بیدار کرنے کے لئے جو انداز اختیار فرمایا ہے اسے بھی ملاحظہ فرمائیں۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:

''وہابیت کی آفت سب سے اشد، جہاں دیکھو اس کی وجہ سے فتنہ۔ **العیاذ باللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ**۔ کتنی شرم کی بات ہے کہ آدمی کے ماں باپ کو اگر کوئی گالی دے تو اس کی صورت دیکھنے کو روادار نہیں ہوتا اور خدا اور سول خدا کو برا کہنے والوں کو ان کی تعظیم سے بھاگنے کو روادار نہیں ہوتا اور خدا اور سول خدا کو برا کہنے والوں کو ان کی تعظیم سے بھاگنے والوں کو ایسا یار غار بنائے کہ بچی پرورش کو دے وہ کیسا سنی مسلمان ہے؟ العیاذ باللہ۔ (فتاویٰ برکات حصہ ہفتم)

اسی طرح فتاویٰ برکات حصہ ہشتم میں ایک مقام پر وہابی کو گمراہ وجہنمی ہونے پر چند احادیث کریمہ بیان کرنے کے بعد آپ اہل سنت کی روحوں کو جھنجھوڑتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

''شادی بیاہ کرنے سے، یا ان ان کے ساتھ کھانے پینے سے، یا ان کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے حدیث پر عمل ہو ہی نہیں سکتا۔ لہٰذا مسلمانوں خدا کا خوف رکھو کہ وہ شدید العقاب ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شرماؤ کہ وہ شفیع ہیں، ان کی بارگاہ میں سب کو جانا ہے۔'' (فتاویٰ برکات ہشتم)

ایک حیلہ کا رد:

وہابی اور دیابنہ سے جو نکاح کے خواہاں ہوتے ہیں خواہ کسی بھی حرص کی وجہ سے تو اکثر دیکھا گیا ہے کہ ایسے لوگ حیلہ تلاش کرتے رہتے ہیں کہ کسی طرح بھی شادی بیاہ کرنے کا جواز مل جائے اور نفس وہوس کو تسکین کا سامان فراہم کریں۔ ناخواندہ لوگوں، باباؤوں اور ٹھگ و بے شرع پیروں سے مسئلہ پوچھ کر جواز کا فتویٰ حاصل کر لیتے ہیں اور رشتہ داری کر کے اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو خطرات و نقصانات اور ہلاکتوں کے گڈھوں میں ڈال دیتے ہیں۔ ایسے حیلہ و بہانہ اور خود ساختہ عذر کا رد کرتے ہوئے حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ ایک سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں:

''ایسے لوگ احکام شرع سے بے بہرہ ہیں ان کی باتوں پر عمل جائز نہیں۔ کیا علم و دانش کے دعویداروں اور ان پیروں کو خبر نہیں کہ جماعت وہابیہ، یا دیوبندیہ، رافضیہ وغیرہا فرقۂ باطلہ سے برادری کرنے میں نقصان ہی نقصان ہے اور دونوں جہاں کا خسران ہی خسران۔ مثلاً پیر صاحب یا مدعی علم و دانش نے کسی وہابی یا دیوبندی کو اپنا برادر بنایا، اس کی لڑکی سے اپنا لڑکا کا نکاح کیا، لڑکا دیوبندی، یا وہابی کا داماد بنا اس سلسلہ میں وہابیہ دیوبندیہ سے گفت وشنید ہوگی یا نہیں؟ ان سے سلام وکلام ہوگا یا نہیں؟ اس کا اس کے یہاں اور اس کا اس کے وہاں آنا جانا، اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا ہوگا یا نہیں؟ ضرور ہوگا اور یقینا ہوگا۔ یہ بیمار پڑے یا وہ، یہ مرے یا وہ، عیادت اور جنازے کی شرکت کو جائے گا یا نہیں؟ ضرور جائے گا اور یقینا جائے گا۔ یہ سب باتیں حرام و ناجائز ہیں یا

نہیں؟ ضرور ہیں اور یقیناً قطعاً اجماعاً حرام ہیں۔

اعلیٰ حضرت قدس سرہ فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص ۹۰ پر فرماتے ہیں: ''ان سے (یعنی وہابیہ دیوبندیہ وغیرہا فرقۂ باطلہ سے) میل جول قطعی حرام ان سے سلام وکلام حرام، انہیں پاس بیٹھانا حرام، ان کے پاس بیٹھنا حرام، بیمار پڑیں تو ان کی عیادت حرام، مرجائیں تو مسلمانوں کا سا انہیں غسل وکفن دینا حرام، ان کا جنازہ اٹھانا حرام، ان پر نماز پڑھنا حرام، انہیں مقابر مسلمین میں دفن کرنا حرام، ان کی قبر پر جانا حرام، انہیں ایصال ثواب کرنا حرام۔''

(فتاویٰ برکات حصہ ہفتم)

وہابی سے نکاح کا حکم فتاویٰ رضویہ کی روشنی میں:

مذکورہ فتویٰ کو مزید ارشادات اعلیٰ حضرت سے مزین کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''اور اسی کے جلد پنجم ص ۱۳۷ پر ہے: ''رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بدمذہبوں کی نسبت فرمایا: ''لاتؤاکلوہم ولاتشاربوہم ولاتناکحوہم۔'' یعنی ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ اور پانی نہ پیو اور بیاہ شادی نہ کرو۔ اور مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب کی تفسیر سے نقل کی ہے کہ: ''ہرکہ با بدعتیاں انس ودوستی پیدا کند نور ایمان وحلاوت آں ازوے برگیرند'' اور طحطاوی حاشیہ درمختار سے نقل کیا: ''من کان خارجا من ہذہ المذاہب الاربعۃ فی ذلک الزمان فہومن اہل البدعۃ والنار۔'' جو اس زمانے میں ان چاروں مذہب سے خارج ہو وہ بدعتی اور دوزخی ہے۔ بالجملہ اگر غیر مقلد عقیدہ کفریہ رکھتا ہو تو اس سے نکاح محض باطل وزنا ہے کہ مسلمان عورت کا کافر سے نکاح اصلاً صحیح نہیں اور اگر عقیدۂ کفریہ نہ بھی رکھتا ہو تو بدمذہب سے مناکحت بحکم آیت وحدیث منع ہے۔ ملخصا۔

(فتاویٰ برکات حصہ ہفتم)

پھر آگے آپ فتاویٰ رضویہ سے استفادہ کرتے ہوئے بلکہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مبارک فتویٰ نقل کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

''اور اسی کے ص ۵، ص ۱۴۸ پر ہے: ''بدمذہب کتا ہے یا نہیں؟ ہاں ضرور ہے۔ بلکہ کتے سے بھی بدتر و ناپاک تر، کتا فاسق نہیں اور یہ اصل دین و مذہب میں فاسق ہے۔ کتے پر عذاب نہیں اور یہ عذاب شدید کا مستحق ہے۔ میری نہ مانو، سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث مانو۔ ابو حاتم خزاعی اپنے جزء حدیثی میں حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''اصحاب البدع کلاب اھل النار۔'' بدمذہبی والے جہنمیوں کے کتے ہیں۔ امام دارقطنی کی روایت یوں ہے: ''حدثنا القاضی الحسین بن اسمٰعیل نا محمد بن عبد اللہ المخرمی نا اسمٰعیل بن ابان نا حفص بن غیاث عن الاعمش عن ابی غالب عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھل البدع کلاب اھل النار۔'' یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بدمذہب لوگ دوزخیوں کے کتے ہیں۔ ابو نعیم حلیہ میں انس ابن مالک رضی اللہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''اھل البدع شر الخلق و الخلیقۃ الخلق الناس و الخلیقۃ البھائم لا جرم۔'' حدیث میں ان کی مناکحت سے ممانعت فرمائی۔ عقیلی و ابن حبان حضرت انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''لا تجالسوھم و لا تشاربوھم الخ۔'' بدمذہبوں کے پاس نہ بیٹھو، ان کے ساتھ پانی نہ پیو، نہ کھانا کھاؤ، ان سے شادی بیاہ نہ کرو۔ انتہی ملخصاً۔

اور ص ۱۴۷ پر ہے: ''بدمذہب کی تعظیم حرام۔ متعدد حدیثوں میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی ھدم الاسلام۔'' جس نے کسی بدمذہب کی توقیر کی اس نے اسلام کے ڈھا دینے میں مدد

کی۔ رواہ ابن عدی و ابن عساکر عن ام المؤمنین الصدیقة و الحسن بن سفیان فی مسندہ و ابو نعیم فی الحلیة عن معاذ بن جبل السجزی فی الابانه عن ابن عمرو کابن عدی عن ابن عباس و الطبرانی فی الکبیر و ابو نعیم فی الحلیة عن عبداللہ بن بسر و البیهقی فی شعب الایمان عن ابراهیم بن میسرة التابعی المکی الثقة مرسلاً فالصواب ان الحدیث حسن بطرقه۔" علمائے کرام تصریح فرماتے ہیں کہ مبتدع تو مبتدع، فساق بھی شرعاً واجب الاہانت ہیں اور اس کی تعظیم ناجائز۔ علامہ حسن شرنبلالی مراقی الفلاح میں فرماتے ہیں: "الفاسق العالم تجب الاهانته شرعاً فلا یعظم" امام علامہ فخر الدین زیلعی تبیین الحقائق پھر علامہ سید ابو مسعود ازہری فتح المعین پھر علامہ سید احمد مصری حاشیہ در مختار میں فرماتے ہیں: "قد وجب علیهم اهانته شرعاً" علامہ محقق سعد الملة والدین تفتازانی مقاصد وشرح مقاصد میں فرماتے ہیں: "حکم المبتدع البغض و العداوة و الاعراض عنه و الاهانة و الطعن و اللعن"۔

(فتاویٰ برکات حصہ ہفتم)

اور اسی فتاویٰ برکات حصہ ہفتم میں ایک استفتا کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں:

"ہرگز ہرگز (وہابی سے نکاح) جائز نہیں، کسی صورت روا نہیں، لڑکی اپنے باپ دادا کے (عقائد باطلہ کے) مطابق مذہب وہابیہ پر ہے تو مرتدہ ہے، اس کا نکاح عالم میں کسی سے نہیں ہوسکتا، جس سے ہوگا باطل ہوگا اور زنائے خالص۔ کما فی الدر المختار و الهندیة والفتاویٰ الرضویة وغیرہا۔ اور اگر لڑکی مذہب وہابیہ، دیوبندیہ پر نہیں ہے، سنیہ ہے اپنے باپ دادا کے مذہب وہابیت و دیوبندیت سے بیزار ہے، ان کو ان کے کفریات کے باعث کافر و مرتد گردانتی ہے تو نکاح میں لائی جاسکتی ہے۔ لا باس بہ۔ گر یہ مستبعد ہے اور خلاف واقع۔ مشاہدات اور تجربات اس کے شاہد ہیں کہ اس سے مفاسد

کے دروازے کھل جاتے ہیں۔محرمات شرعیہ میں مبتلا ہوکر دین ودنیا کا نقصان اٹھاتے ہیں۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ۔جولوگ اس طرح کا حکم دیتے ہیں وہ ناعاقبت اندیش ہیں اور مقاصد شرع سے سخت غافل یا احکام شرع سے سخت جاہل،دانستہ یا نادانستہ فتنہ فساد کو ہوا دینے والے اور مذہب اہل سنت وجماعت کو نقصان پہنچانے والے ہیں۔اللہ تبارک وتعالیٰ انہیں سمجھ دے وتوفیق وہدایت۔حدیث شریف میں ایسوں کے بارے میں ارشاد ہے۔"فضلوا و اضلوا"یعنی بے علم فتویٰ دے کر خود گمراہ ہونگے اور دوسروں کو گمراہ کریں گے۔العیاذ باللہ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

(فتاویٰ برکات حصہ ہفتم)

مشکل کشائی:

یہاں ایک مسئلہ کی طرف توجہ اور اس کا شرعی حل بیان کردینا ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر کسی سنی صحیح العقیدہ مسلمان نے اپنی لڑکی کا نکاح کسی وہابی کے یہاں کردیا اور بعد کو معلوم ہوا تو اب کیا کرنا چاہئے،اسی کے نکاح میں رہنے دینا چاہئے یا واپس لاکر کسی سنی صحیح العقیدہ سے نکاح کردینا چاہئے؟تو اس اشکال کا حل آپ نے فتاویٰ رضویہ سے کرتے ہوئے اہل سنت کو ایک عظیم پریشانی اور بلا سے حفاظت فرمائی ہے۔چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں:

"اعلیٰ حضرت عظیم البرکت اپنے عظیم الشان فتاویٰ رضویہ کے جلد پنجم میں ص ۱۹۴ پر تحریر فرماتے ہیں کہ حنفی اگر اس میں مبتلا ہوا ہو یعنی اپنی لڑکی کسی وہابی کے نکاح میں دیدیا ہو تو اپنی لڑکی اسی دعویٰ سے واپس لے کہ نکاح ہوا ہی نہیں کہ طلاق کی ضرورت پڑے۔لہٰذا ہندہ کو اس وہابی کے گھر ہرگز ہرگز نہ بھیجیں اور کسی سنی اپنے مذہب کے آدمی سے شادی کردیں اور وہابی بددین مفسدین سے بچتے رہیں،کیونکہ یہ ایمان و اسلام کے رہزن ہیں،ان رہزنوں سے اپنے ایمان کو بچاتے رہیں۔ان کے دھوکے

میں نہ پڑیں ان کے روزہ نماز کو نہ دیکھیں۔حدیث پاک میں ہے ان کا روزہ، ان کی نماز، ان کا حج، ان کی زکوٰۃ کوئی چیز بھی خدا کی بارگاہ میں مقبول نہیں۔لہٰذا ہمیشہ ان سے دور رہیں دوسروں کو دور رہنے کی تلقین کریں۔

(فتاویٰ برکات حصہ ہشتم)

خلاصہ کتاب:

خلاصہ کلام یہ کہ حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ نے اپنی پوری زندگی قوم کی اصلاح ،ملت اسلامیہ اور مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج واشاعت اور بدعقیدوں کے ردوطرد میں وقف کردی اور قوم مسلم کی رہبری ورہنمائی کا فریضہ آپ انجام دیتے رہے۔اللہ تعالیٰ ایسے مصلح و ہادی و رہنما کی خدمات جلیلہ کو قبول فرمائے اور آپ کی تربت پر انوار و تجلیات کی بارشیں نازل فرمائے۔

آمین بجاہ طٰہٰ و یاسین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طالب دعا

گدائے مرشد ابوالعطر محمد عبد السلام امجدی برکاتی عفی عنہ

متوطن: تاراپٹی، دھنوشا (نیپال)

مقیم حال: دوحہ قطر

14/ شعبان المعظم 1444ھ شب برات

مطابق 07/03/2023ء

شب چہار شنبہ